شمارہ نمبر 7

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ


ہفت روزہ

بدر

قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN


مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر غیر معمولی صفات کے حامل ایک خاص فرزند کی ولادت کی پیشگوئی فرمائی اور اس کی نسبت فرمایا :-

"خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو اُن دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے۔" (الوصیت حاشیہ ص۳)

جلسہ لاہور منعقدہ ۱۲ / مارچ ۱۹۴۴ء میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد [illegible] نے نہایت پُر شوکت الفاظ میں اعلان فرمایا :-

"آج میں اِس جلسہ میں اُس واحد و قہار خدا [illegible] کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب [illegible] اِسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب [illegible] میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی [illegible] دُنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید [illegible]"

(الفضل [illegible])

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر۔ خورشید احمد انور

نائب بادیہ اقبال ناصر


سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی تعلیمی اور تربیتی ترجمان

## اداریہ

# "میرا نام ہمیشہ دُنیا میں قائم رہے گا!"

(حضرت المصلح الموعودؓ)

ہر انسان طبعی طور پر اس بات کا متمنی ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد دُنیا میں اس کا نام باقی رہے اور لوگ اسے اچھے رنگ میں یاد کریں۔ اس فطری خواہش کی تکمیل کے لئے ہر شخص اپنے اپنے طور پر مختلف قسم کی تدابیر سوچتا اور اختیار کرتا ہے۔ جو وقتی طور پر اس کے نام کو زندہ رکھنے میں بے شک ایک حد تک کامیاب بھی ہوتی ہیں۔ مگر مادی اعتبار سے بروئے کار لائی جانے والی ہر ایسی تدبیر ایک معین عرصہ گزرنے کے بعد رفتہ رفتہ اپنا اثر کھو دیتی ہے۔ جس کے ساتھ ہی مدبّر کا عکس بھی نگاہِ تصور سے اوجھل ہو کر پردۂ گمنامی میں مستور ہو جاتا ہے ـــــ روز روشن کی طرح واضح اس المناک حقیقت کے ثبوت میں تاریخ عالم سے بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ دُور مت جایئے، زمانہ قریب کے انقلابی لیڈر ماؤزے تنگ ہی کے اس عبرتناک انجام پر نظر ڈالیئے کہ بیک وقت کروڑوں دلوں پر بلا خوف و خطر حکومت کرنے والا یہ عظیم اشتراکی راہنما جیسے ہی موت سے ہم آغوش ہُوا، اہلِ وطن نے اُس کی طرف سے آنکھیں پھیر لیں۔ حتیٰ کہ اندرونِ ملک اس کا نام لینا بھی جُرم قرار دے دیا گیا۔ اس کے وفادار ساتھیوں کو چن چن کر کلیدی عہدوں سے ہٹایا گیا اور اس کی بیوی کو پہلے پھانسی کی سزا سُنائی گئی جو بعد میں عمر قید میں بدل دی گئی۔

یہ تو تھا تصویر کا وہ رُخ جس کی جھلک دُنیا کے مادی نظام میں ہم بارہا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ مگر رُوحانی دُنیا کی حالت اس سے بالکل مختلف اور برعکس دکھائی دیتی ہے۔ یہاں اللہ کے برگزیدہ بندوں کو شہرتِ دوام عطا کی جاتی ہے، انہیں مدتِ مدید تک انتہائی عقیدت اور غایت درجہ عزت و احترام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ تاآنکہ رُوحانی دُنیا کے ان مقدس وجودوں کی یہ امتیازی شان ہی ان کے منجانب و مؤید من اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل قرار پا جاتی ہے۔ عزت و شہرتِ دوام کے اس گراں قدر آسمانی اعزاز کو پانے کے لئے ایک تیر بہدف اور کارگر نسخہ کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ (سورۃ رحمٰن: ۲۸-۲۹)

قرآن مجید کی ان آیات پر غور کرنے سے جہاں اس اٹل اور ازلی و ابدی قانونِ قدرت کا ثبوت ملتا ہے کہ جس طرح یہ دُنیا چند روزہ ہے، اسی طرح اس میں آباد ہر ذی رُوح مخلوق بھی فانی ہے۔ صرف ایک خالقِ کائنات ہی کی ذات ستودہ صفات ہے جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی۔ تاہم اس قانون ہی میں بے معدودے چند ایسے مقدس اور نافع الناس قیمتی وجود بھی ہوتے ہیں جو اپنے نیک اور پاکیزہ عملی نمونہ کی بدولت عزت و جلال والے خدا کی نگاہِ شفقت و التفات کا مرکز بن کر رُوحانی اعتبار سے ہمیشہ کے لئے زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں۔ جن کی رُوح پرور اور دلنواز یادیں ذہن کے پردوں پر کچھ اس طرح مرتسم ہو جاتی ہیں کہ دُنیا میں پے بہ پے رُونما ہونے والے انقلابات بھی اُنہیں محو نہیں کر سکتے۔

ایسے ہی نابغۂ روزگار اور زندۂ جاوید مقدس وجودوں میں سے ایک پیارا وجود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ موعود لختِ جگر بھی تھا جس کی نسبت پیشگوئی پسرِ موعود میں منجملہ دیگر علامات کے ایک نہتم بالشان علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ:۔

"وہ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

الٰہی بشارتوں کے مطابق وہ موعود فرزند جلیل سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس وجود میں ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو جلوہ گر ہُوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سائے میں جلد جلد پروان چڑھ کر ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو یعنی صرف پچیس سال کی عمر میں مسندِ خلافت سے سرفراز کیا گیا۔ یہ دَور بلاشک کئی لحاظ سے انتہائی نازک اور مشکلات سے پُر دَور تھا ـــــ جماعتِ مومنین کی رُوحانی قیادت کی بے پناہ ذمہ داریاں، کمزور صحت، شدید مخالفت اور سخت محنت ـــــ الغرض مختلف النوع دُشواریوں اور اُلجھنوں پر قابو پاتے ہوئے آپؓ نے منصبِ خلافت سے وابستہ اپنی عظیم ذمہ داریوں کو جس شان سے پُورا کیا وہ صرف آپؓ ہی کا حصہ ہے۔

تاریخ احمدیت اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے اور ہم سب اس کے چشم دید گواہ کہ آپ جس وقت مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اس وقت جماعت کی مالی حالت اس درجہ دگرگوں تھی کہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں صرف چودہ آنے موجود تھے۔ اور انجمن اٹھارہ ہزار روپیہ کی مقروض تھی۔ مگر جب آپؓ اپنا ۵۱ سالہ تابناک دَورِ خلافت پُورا کر چکنے کے بعد اپنے مولا کے حضور حاضر ہوئے تو تبلیغ و اشاعتِ دین کے لئے لاکھوں روپے بصورتِ نقدی اور اس سے کئی گنا زیادہ مالیت کی جائیداد جماعت کو دے کر گئے۔ عام مروّجہ تعلیم کے اعتبار سے آپؓ نے اگرچہ پرائمری، مڈل اور میٹرک کے امتحانات بھی پاس نہ کئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کو جو بے پناہ علمِ لدنی عطا فرمایا اس کا اندازہ کم و بیش دس ہزار صفحات پر مشتمل آپ کی بے نظیر اور معرکہ آراء تفسیرِ قرآن، ۲۲۵ سے زائد بلند پایہ علمی و دینی تصانیف اور بے شمار بصیرت افروز خطابات کے مطالعہ سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ آپ کے بابرکت عہدِ خلافت ہی میں بیرونِ ملک کثرت کے ساتھ تبلیغی مراکز قائم ہوئے۔ قریباً پانچ صد مساجد تعمیر ہوئیں، ۱۰۵ اسکول اور کالج کھولے گئے۔ دُنیا کی متعدد اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور اسلام کی حسین تعلیمات پر مشتمل قیمتی لٹریچر شائع ہُوا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان تمام کاموں کو مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے اور انہیں فروغ دینے کے لئے "تحریکِ جدید" کی وہ عظیم الشان آسمانی تحریک معرضِ وجود میں آئی جس کے زیرِ انتظام آج تمام دُنیا میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا وسیع جال پھیلایا جا چکا ہے۔ تمام رُوئے زمین پر محیط جماعتِ احمدیہ کی یہ منظم تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی مساعی بلاشک سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ممنونِ احسان ہیں۔ اور جب تک تبلیغ و اشاعتِ دین کا یہ وسیع نظام قائم ہے آپ کے نام اور کارہائے نمایاں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ خود آپؓ نے ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہُوں کہ میرا نام ہمیشہ دُنیا میں قائم رہے گا اور گو مَیں مرجاؤں گا، مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا۔ وہ میرے نام اور میرے کام کو دُنیا میں قائم رکھے گا۔" (رُوح پرور خطاب صفحہ ۱۵)

خورشید احمد انور

هفت روزہ بدر قادیان

مصلح موعودؓ نمبر

بابت

۱۳ر جمادی الاوّل ۱۴۰۴ھ
(مطابق)
۱۶ر تبلیغ ۱۳۶۳ ہش
۱۶ر فروری ۱۹۸۴ء

جلد ۳۳ | شمارہ ۷

### شرحِ چندہ

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۳۰ روپے |
| ششماہی | ۱۵ روپے |
| ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک | ۸۰ روپے |
| فی پرچہ | ۷۰ پیسے |
| اشاعتِ خصوصی | |

## اخبارِ احمدیہ

قادیان: ۱۲ر تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ربوہ سے آنے والے ایک عزیز کی زبانی معلوم ہُوا ہے کہ

"حضور پرنور کراچی تشریف لے گئے ہیں"

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی سفر و حضر میں صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دُعائیں کرتے رہیں۔

قادیان: ۱۲ر تبلیغ (فروری)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۳۰/۱/۸۴ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔"

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

❁ ـــــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں الحمد للہ۔

☆ ـــــ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

ثم الحمد للہ۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا

# پیشگوئی دربارہ مصلح موعود

## سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کو عطا ہونے والا قدرت رحمت اور قربت کا روشن نشان!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "مصلح موعود" کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اُس کے پاک رسُول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذُریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نُور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مُبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳)

سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

تُونے جگر ہے ہیرا محمودؓ بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي

ان کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي

یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے
کر دُور ان سے یارب دُنیا کے سارے پھندے
چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ ان کو مندے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَرَانِي

GLOBEXPORT
گرام
فون 27-0441

# حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

# عارفانہ منظوم کلام

انتخاب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**ماخوذ از سوانح فضل عمرؓ جلد اوّل**

حضرت صاحبزادہ (مرزا بشیر الدین محمود احمد) صاحب کا عارفانہ منظوم کلام پہلی مرتبہ مئی ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا۔ آپ کی پہلی نظم ۱۹۰۳ء کی ہے جبکہ آپ شاد تخلص کرتے تھے۔ شعر و سخن کے باب میں آپ کا مسلک کیا رہا ہے؟ اس پر آپ خود ہی روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"میں کسی نظم کو شاعری کے شوق میں نہیں کہتا ہوں۔ بلکہ جب تک ایک خاص جوش پیدا نہ ہو، نظم کہنا مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے دردِ دل سے نکلا ہوا کلام سمجھنا چاہیئے۔ بعض نظم ناکمل صورت میں پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے تاکہ لوگ دیکھیں کہ شاعری کو بطور پیشہ نہیں اختیار کیا گیا۔ بلکہ جب کبھی قلب پر کیفیت ظاہر ہوتی تو اس کا اظہار کر دیا جاتا ہے اور پھر یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کو مکمل بھی کیا جاوے۔ چونکہ میں تکلّف سے شعر نہیں کہتا، ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے۔ پڑھو اور غور کرو۔ خدا کرے یہ درد بھرے کلمات کسی سعید روح کے لئے مفید و بابرکت ثابت ہوں۔" (تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۱۲)

## کلامِ محمود

"اب بارِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مطلق خدا ہو جائے گا

جو کہ شمعِ روئے دلبر پر فدا ہو جائے گا
خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا

مہر کی دوراں کا جو خاکپا ہو جائے گا
مہرِ عالم تاب سے روشن سوا ہو جائے گا

دیکھنا اپنا ایک دن خواہش بر آئے گی مری
میرا ہر ذرّہ محمدؐ پہ فدا ہو جائے گا

نقشِ پا پر جو محمدؐ کے چلے گا ایک دن
پیروی سے اس کی محبوبِ خدا ہو جائے گا

در پہ مالک کے یہ بیٹھے ہم لگائے ٹکٹکی
ہاں کبھی تو نالہ اپنا بھی رسا ہو جائے گا

عشقِ مولا دل میں جب محمود ہوگا موجزن
یاد کر اس دن کو تو پھر کیا سے کیا ہو جائے گا"

(۱)

## مناجات بدرگاہِ ایزدی

"اے مرے مولیٰ! مرے مالک مری جاں کی سپر
مبتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر

جبکہ ہر شے ملک ہے تیری مرے مولا تو پھر
جس سے تو جاتا رہا بتلا کہ وہ جائے کدھر

بے کسی میں رہزنِ رنج و مصیبت آ پڑا
سب متاعِ صبر و طاقت ہو گئی زیر و زبر

یا الٰہی! رحم کر اپنا کہ میں بیمار ہوں
دل سے تنگ آیا ہوں اپنی جان سے بیزار ہوں

کرمِ خاکی ہوں نہیں رکھتا کوئی پرواہ میری
دشمنوں پر بھی گراں ہوں دوستوں پر بار ہوں

کیا کروں جا کر حرم میں مجھ کو ہے تیری تلاش
دار کا طالب نہیں ہوں، طالبِ دیدار ہوں

صبر و تمکیں تو الگ دل تک نہیں باقی رہا
راہِ الفت میں لٹا ایسا کہ اب نادار ہوں"

(۲)

## ..... تو خوب تھا

"وہ خواب ہی میں گر نظر آتے تو خوب تھا
مرتے ہوئے کو آ کے جلاتے تو خوب تھا

دلبر سے رابطہ جو بڑھاتے تو خوب تھا
یوں عمر رائیگاں نہ گنواتے تو خوب تھا

اک غمزدہ کو چہرہ دکھلاتے تو خوب تھا
روتے ہوئے کو آ کے ہنساتے تو خوب تھا

محمود دل خدا سے لگاتے تو خوب تھا
شیطاں سے اپنا پیچھا چھڑاتے تو خوب تھا

دنیائے دُوں کو آگ لگاتے تو خوب تھا
کوچہ میں اُن کے دھونی رماتے تو خوب تھا"

(۱)

## اپیل بخدمت قوم

"یہ وہ نظم ہے کہ جو میری طرف سے ڈاکٹر احمد حسین صاحب لائلپوری نے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پڑھی۔ میں نے اُس وقت بھی حاضرین جلسہ کی خدمت میں عرض کر دی تھی کہ میں شاعری کے شوق میں نظم نہیں کہتا۔ بلکہ ایک خاص جوش جب تک پیدا نہ ہو، نظم کہنا مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے سامعین اسے شعر سمجھ کر نہیں بلکہ دردِ دل سے نکلی ہوئی نصیحت سمجھ کر سنیں۔ اور اب بھی میں کُل ناظرین کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ اسے غور سے پڑھیں اور پھر اس کے مطالب پر غور کریں۔ حتی الوسع اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ وما توفیقی اِلّا باللّٰہ۔

خاکسار　　مرزا محمود احمد

محبت سے پارہ ہائے جگر کھا رہا ہوں میں
رنج و محن کے قبضہ میں آیا ہوا ہوں میں

میری کمر کو قوم کے غم نے دیا ہے توڑ
کس ابتلاء میں ہائے ہوا مبتلا ہوں میں

کوشاں حصولِ مطلبِ دل میں ہوں اس قدر
کہتا ہوں تم کو سچ ہمہ تن التجا ہوں میں

کچھ اپنے تن کا فکر ہے مجھ کو نہ جان کا
دینِ محمدی کے لئے مر رہا ہوں میں

میں رو رہا ہوں قوم کے مرجھائے پھول پر
بلبل تو کیا ہے اس سے کہیں خوشنوا ہوں میں

بیمار روح کے لئے خاکِ شفا ہوں میں
ہاں کیوں نہ ہو کہ خاکِ درِ مصطفےٰ ہوں میں

پھر کیوں نہ مجھ کو مذہبِ اسلام کا ہو فکر
جب جان و دل سے معتقدِ میرزا ہوں میں

کہتا ہوں سچ کہ فکر میں تیری ہی غرق ہوں
اے قوم سن کہ تیرے لئے مر رہا ہوں میں

کیا جانے تو کہ کیسا مجھے اضطراب ہے
ایسا تپاں ہے سینہ کہ دل تک کباب ہے"

۲

## نوائے محمود

"آؤ محمود، ذرا حالِ پریشاں کر دیں
اور اس پردے پہ دشمن کو پشیماں کر دیں

خنجرِ ناز پہ ہم جان کو قرباں کر دیں
اور لوگوں کے لئے راستہ آساں کر دیں

کھینچ کر پردہ رخِ یار کو عریاں کر دیں
وہ ہنسی کرتے ہیں، ہم ان کو پشیماں کر دیں"

۳

## نغمۂ محمود

"مجھ سا نہ اِس جہاں میں کوئی دلفگار ہو
جس کا نہ یار ہو نہ کوئی غمگسار ہو

کتنی ہی پل صراط کی گو تیز دھار ہو
یا رب مرا وہاں بھی قدم استوار ہو

تقویٰ کی جڑ یہی ہے کہ خالق سے پیار ہو
گو ہاتھ کام میں ہوں مگر دل میں یار ہو"

۴

## نوائے محمود

"ہائے وہ دل کہ جسے طرزِ وفا یاد نہیں
وائے وہ روح جسے قولِ بلیٰ یاد نہیں

بے حسابی نے گناہوں کی مجھے پاک کیا
میں سراپا ہوں خطا کوئی خطا یاد نہیں

دردِ دل سوزِ جگر اشکِ رواں تھے مرے دوست
یار سے مل کے کوئی بھی تو رہا یاد نہیں

ایک دن تھا کہ محبت کے تھے مجھ سے اقرار
مجھ کو تو یاد ہیں سب آپ کو کیا یاد نہیں

ہم وہ ہیں پیار کا بدلہ جنہیں ملتا ہے پیار
بھولے ہیں روزِ جزا اور جزا یاد نہیں"

۵

## یادِ مسیحؑ

"وہ نکاتِ معرفت بتلائے کون
جامِ وصلِ دلربا پلوائے کون

ڈھونڈتی ہے جلوۂ جاناں کو آنکھ
چاند سا چہرہ ہمیں دکھلائے کون

---

۱ اخبار بدر قادیان ۲۵ جون ۱۹۰۸ء نمبر ۲۵ صفحہ ۱
۲ بدر ۹ جولائی ۱۹۰۸ء جلد ۷ نمبر ۲۷ صفحہ ۶

---

۱ بدر ۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء صفحہ ۹
۲ تشحیذ الاذہان ماہ فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۷ تا ۱۹
۳ اخبار بدر قادیان ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء صفحہ ۳
۴ بدر ۱۳ مئی ۱۹۰۹ء صفحہ ۳
۵ بدر ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء صفحہ ۳

کون دے دل کو تسلی ہر گھڑی — اب اِن آڑے وقتوں میں آڑے آئے کون
کون دکھلائے ہمیں راہِ ہُدیٰ — حضرتِ باری سے اب ملوائے کون
سرد مہری سے جہاں کی دل ہے سرد — گرمیٔ تاثیر سے گرمائے کون
کون دُنیا سے کرے ظلمت کو دور — راہ پر بھولے ہوؤں کو لائے کون
کون میرے واسطے زاری کرے — درگہِ باری میں میرا جائے کون
وہ گلِ رعنا ہی جب مرجھا گیا — پھر بہارِ جانفزا دکھلائے کون
کل نہیں پڑتی ذرا اُس کے سوا — اِس دلِ غمگین کو سمجھائے کون
اے مسیحا! تیرے سودائی جو ہیں — ہوش میں بتلا کہ اُن کو لائے کون"

—— ۱ ——

## زمزمہ

"مکہ معظمہ جاتے ہوئے یہ نظم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے لکھی"

"دوڑتے جاتے ہیں اب امیدِ تمنا سوئے باب — شاید آجائے نظر روئے دل آرا بے نقاب
یا الٰہی! آپ ہی اب میری نصرت کیجئے — کام آنکھوں ہی سے گر ہے زندگی مثلِ حُباب
کیا بتاؤں کس قدر کمزور ہوں میں بے نوا — سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب
میں ہوں خالی ہاتھ مجھ کو یونہی جانے دیجئے — شاہ ہو کر آپ کیا لیں گے فقیروں سے حساب
میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقامِ پاک کو — جس جگہ نازل ہوئی تھی تیری اُمّ الکتاب
ابنِ ابراہیمؑ آئے تھے یہاں با تشنہ لب — کر دیا خشکی کو تو نے اُن کی خاطر آب آب
میرے والد کو بھی ابراہیم ہے تو نے کہا — جس کو جو چاہے بنا دے تیری ہی عالی جناب
ابنِ ابراہیم بھی ہوں اور تشنہ لب بھی ہوں — اِس لئے جاتا ہوں میں تا کہ کروں یا سیر آب

چشمہ انوار میرے دل میں جاری کیجئے
پھر دکھا دیجئے مجھے عنوانِ روئے آفتاب"

—— ۲ ——

## یادِ حبیب[۳]

"اے چشمۂ علم و ہُدیٰ اے صاحبِ فہم و ذکا — اے نیک دل اے باصفا اے پاک طینت باحیا
اے مقتدا اے پیشوا اے میرزا اے رہنما — اے مجتبیٰ اے مصطفیٰ اے نائبِ ربّ الوریٰ

کچھ یاد تو کیجئے ذرا ہم سے کوئی اقرار ہے

دیتے تھے تم ہر دم خبر مذہب تھی جن پہ یاں کمر — مٹ جائے گا سب شور و شر موت آ گئی شیطان پر
پاؤ گے تم فتح و ظفر ہوں گے تمہارے بحر و بر — آرام سے ہوگی بسر ہوگا خدا مدّ نظر

واں تھے یہ وعدے خوب تر یاں حالت ادبار ہے

چھینے گئے ہیں ملک سب باقی ہیں اب شام و عرب — پیچھے پڑا ہے اُن کے اب دشمن لگائے تاک سب
ہم ہو رہے ہیں جاں بلب بنتا نہیں کوئی سبب — ہیں منتظر اس کے کہ کب آئے ہمیں امداد اب

پیالہ بھرا ہے لب بلب ٹھوکر ہی اک درکار ہے

کیا آپ پر الزام ہے یہ خود ہمارا کام ہے — غفلت کا یہ انجام ہے سستی کا یہ انعام ہے
قسمت یونہی بدنام ہے دل خود اسیرِ دام ہے — اب کس جگہ اسلام ہے باقی فقط اک نام ہے

ملتی نہیں مے جام ہے بس اک یہی آزار ہے"

—— ۳ ——

۱ بدر قادیان ۲۷ر مئی ۱۹۰۹ء صفحہ ۳ — ۲ تشحیذ الاذہان ۱۰ فروری ۱۹۱۳ء صفحہ ۹۶
۳ تشحیذ الاذہان مارچ ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵۲، ۱۵۳

## زمانہ زمانہ ہے مصلح موعودؓ کا[۱]

پھر سے وہی موسم وہی ایّام ہیں
دستِ ساقی میں چھلکتے جام ہیں

عہدِ مبارک چشمۂ عرفاں ہے آج — تشنہ لب باندھے ہوئے احرام ہیں
ابتدا ہی سے ابھی فصلِ بہار — نیم وا غنچوں سے منظر عام ہیں
کس کی آمد ہے؟ چمن میں ہر طرف — گل بداماں شوق سے خدام ہیں
وہ اداہیلی کھلی لگزاری ڈھیں — منتظر کیوں صبح سے تا شام ہیں؟
آسماں پر انتشارِ نور سے — جشن ہونے کے پے بہ پے اعلام ہیں!
چاند تارے واہ، دیکھو، پڑ گئے — تابدہ گلفام زیبِ بام ہیں

مسیحِ کر آیا، حضرت "فخرِ رُسُلؐ"
ناصرِ حق، حامیٔ اسلام ہیں

وہ "مسیحی نفس" "محبوبِ خدا"[۲] — حضرتِ مہدی کے نائب تام ہیں
مرحبا! پھر آپؓ کے کمالِ بروز — خوب روشن فلکی اجرام ہیں
جاودانی ہے خلافت کا نظام[۳] — دینِ حق میں ایسے ہی احکام ہیں
الٰہی ہتے پیتے ہیں حق سے روشنی — منکرین کے دل پر ان انتقام ہیں
توبہ و استغفار لازم ہے سدا — ہر طرف الحاد کے ضرغام ہیں[۴]
"مظہر الحق والعلا" کا دور ہے — دور سب اشکال اور ابہام ہیں

مصلحِ موعود کے اِس دور میں
اہلِ تقویٰ موردِ الہام ہیں

دینِ حق سے آپ کیوں گھبرا گئے — ہوش کیجئے! یہ خدا کے کام ہیں
دینِ حق کا گر نہ ہو پیہم نزول! — پھر جہاں کے کام سارے خام ہیں
کیوں نہ ہوں مسرور فطرت کے جمیل — نیک طبعوں کے حسین انجام ہیں
امنِ عالم کی گھڑی نزدیک ہے — صلح کی خواہاں سب اقوام ہیں
آ رہے ہیں اِس طرف آزادگان — ختم سب شبہات اور اوہام ہیں
رحمۃٌ للعالمینؐ پر رحمتیں! — آپؐ کے فیضان ہر دم عام ہیں

مہدیٔ حق آپؐ کے ہی فیض سے
اے خوشا! موعودِ کُل اقوام ہیں!

۱ تبرک حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا۔ — ۲ متی باب ۲۵ آیت ۱ تا ۱۲
۳ حضرت خلیفہ رابع (ایدہ اللہ) — ۴ خطبہ اعلان مصلح موعودؓ (اپریل ۱۹۴۴ء)
۵ "دوسری قدرت" (الوصیت) — ۶ الضرغام ج۔ الضراغم: الاسد۔

محتاجِ دعاء: خاکسار عبد الرحیم راٹھور

## علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ کے خواہشمند

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے ایسے احمدی طلباء جو علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہوں، ضروری معلومات اور مناسب راہنمائی کے حصول کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

خاکساران: منصور طارق و عبد اللہ
۲۴۳۔حبیب ہال۔علیگڑھ مسلم یونیورسٹی۔علیگڑھ ۔ ۲۰۲۰۰۱

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

سرزمینِ اسپین میں تبلیغِ اسلام کی مہم جاری کرنے کیلئے

# حضرت المصلح الموعودؓ کی دِلی تڑپ

اور

## خلافتِ ثالثہ و رابعہ میں اس کی شایانِ شان تکمیل

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ قادیان

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں دُنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغِ اسلام کی مہم کا آغاز ہوا۔ اور تبلیغی مشنوں کے اجراء سے جماعتِ احمدیہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہوگئی۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر یہ شدید تمنا و تڑپ تھی کہ اسپین میں بھی جہاں قریباً نوسو سال تک مسلمانوں کی حکومت رہی اور پھر یہ اسلامی ملک عیسائیوں کے قبضہ و اقتدار میں چلا گیا، امن و صلح سے تبلیغِ اسلام جاری و ساری ہو۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایک تقریر ۷ اپریل ۱۹۴۴ء میں ملک سپین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"تاریخِ اسلام کی ان باتوں سے جو مجھے بہت پیاری لگتی ہیں ایک بات ایک ہسپانوی جرنیل کی ہے جس کا نام غالباً عبدالعزیز تھا۔ جب سپین میں مسلمانوں کی طاقت اتنی کمزور ہوگئی کہ ان کے ہاتھ میں صرف ایک قلعہ رہ گیا جو آخری قلعہ تھا تو عیسائیوں نے ان کے سامنے بعض شرائط پیش کیں اور کہا کہ تم اگر بچنا چاہتے ہو تو ان کو مان لو۔ وہ شرائط ایسی تھیں کہ جنہیں مان کر اسلام اسپین میں عزت کے ساتھ نہ رہ سکتا تھا۔ بادشاہِ وقت ان باتوں کو ماننے کے لئے تیار ہوگیا۔ دوسرے جرنیل بھی تیار تھے۔ مگر یہ جرنیل کھڑا ہوا۔ اور کہا کہ اے لوگو! کیا کرنے لگے ہو۔ ان لوگوں نے کہا، سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے؟ دشمن سے کامیاب مقابلہ کی صورت ہے ہی کیا؟ اس جرنیل نے کہا، یہ سوال نہیں کہ دُشمن سے کامیاب مقابلہ کی صورت کیا ہے؟ نہ ہمیں اس کے سوچنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ اس میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ مر جائے مگر ان شرائط کو تسلیم نہ کرے۔ اس سے یہ ذلت تو نہ اُٹھانی پڑے گی کہ اپنے ہاتھ سے حکومت دُشمن کو دے دیں۔ جو کچھ تمہارے اختیار کی بات ہے۔ وہ کر دو۔ باقی خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یہ بات سن کر وہ لوگ ہنسے اور کہا کہ اس قربانی کا کیا فائدہ؟ اور سب نے انکار کیا۔ مگر اس نے کہا کہ اگر تم اس بے غیرتی کو پسند کرتے ہو تو کرو۔ میں تو اسلامی جھنڈا دُشمن کے حوالے نہ کروں گا۔ قریباً ایک لاکھ کا لشکر تھا جو قلعہ کے باہر جمع تھا۔ وہ اکیلا ہی تلوار لیکر باہر نکلا، دُشمن پر حملہ کر دیا۔ اور لڑتے لڑتے شہید ہوگیا۔ بے شک اس کی شہادت کے باوجود اسپین میں مسلمانوں کی حکومت تو قائم نہ رہ سکی۔ مگر اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہ گیا۔ اور موت اسے مٹا نہ سکی۔ وہ بادشاہ اور جرنیل جنہوں نے اس کے مشورہ کو تسلیم نہ کیا اور اپنی جانیں بچانی چاہیں وہ مٹ گئے۔ ان کا ذکر پڑھ کر اور سُن کر ہم اپنے نفسوں کو بڑے زور سے ان پر لعنت کرنے سے روکتے ہیں۔ لیکن کبھی اسپین کی حالت کا میں مطالعہ نہیں کرتا یا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ باتیں میرے ذہن میں آئی ہوں اور اس جرنیل کے لئے دُعائیں نہ نکلتی ہوں۔ اس کے خون کے قطرے آج بھی اسپین کی وادیوں میں ہم کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ! اور میرے خون کا انتقام لو۔ بے شک وہ بہادر جرنیل مر گیا۔ مگر مرنا ہے کیا؟ کیا وہ بادشاہ اور جرنیل جو دُشمن سے نہ لڑے، مر نہ گئے؟ وہ بھی ضرور مر گئے۔ لیکن ان کے لئے ہمارے دلوں سے لعنت نکلتی ہے۔ اور اس جرنیل کے لئے دُعائیں۔

آج بھی اس کی کشش ہمیں اسپین کی طرف بُلا رہی ہے۔ اور اگر مسلمانوں کی غیرت قائم رہی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے ظاہر ہوتا ہے، نہ صرف قائم رہے گی بلکہ ترقی کرے گی۔ اور پہلے سے بھی بڑھ کر ظاہر ہوگی۔ تو وہ دن دور نہیں جب اس جرنیل کے خون کے قطروں کی پکار، اس کی جنگلوں میں چلانے والی رُوح اپنی کشش دکھلائے گی۔ اور سچے مسلمان پھر اسپین پہنچیں گے اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ اس کی رُوح آج بھی ہمیں بُلا رہی ہے۔ اور ہماری رُوحیں بھی یہ پکار رہی ہیں کہ اے شہیدِ وفا! تم اکیلے نہیں ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی، وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے نُور کو وہاں پھیلائیں گے۔

یہ سوال نہیں کہ ہم امن پسند جماعت ہیں۔ مخالف امن پسندوں پر بھی تلوار کھینچ کر ان کو مقابلہ کی اجازت دلوایا کرتے ہیں کیا محمد رسول اللہ صلعم امن پسند نہ تھے؟ مگر مخالفین کے ظلموں کی وجہ سے آخر اللہ تعالےٰ نے اُن کو مقابلہ کی اجازت دے دی۔ جیسا کہ فرمایا، اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّهُمۡ ظُلِمُوۡا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصۡرِهِمۡ لَقَدِیۡرُ ۙ (الحج: ۴۰) جن لوگوں کو خواہ مخواہ نشانۂ مظالم بنایا گیا ہے اب ان کو بھی اجازت ہے کہ مقابلہ کریں۔

پس اسپین کے لوگ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یوں مقدر ہے تو ہماری تبلیغ و تعلیم سے ہی کفر و شرک کو چھوڑ دیں گے اور یا پھر ہم پر اتنا ظلم کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقابلہ کی اجازت ہو جائے گی۔ اور وہ جنہوں نے کان پکڑ کر مسلمانوں کو نکالا تھا۔ کان پکڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ حضورؐ کے غلام حاضر ہیں۔ اور اس اکیلے لڑنے والے کی رُوح ناکام نہیں رہے گی۔"

(الفضل ۶ مئی ۱۹۴۴ء)

اس کے بعد ۱۹۴۶ء میں حضور رضی اللہ عنہ نے مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کو اسپین میں بطور مبلغ بھجوا دیا۔ اُس وقت اسپین میں ایک فوجی حکومت تھی جو اشتراکی نظریات سے متاثر تھی۔ جس کی وجہ سے مبلغِ اسلام کو کھل کر تبلیغ کرنے کی اجازت نہ تھی۔ مگر مبلغِ اسلام ظفر صاحب نے خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے صبر و رضا اور دُعاؤں کے ساتھ اپنے تبلیغی کام کو جاری رکھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ حضور رضی اللہ عنہ کی اجازت سے سینٹ "خوشبوؤں" کا کاروبار بھی شروع کیا۔ تاکہ ذریعہ آمد بھی پیدا ہوتا رہے۔ سالہا سال گذرنے کے بعد مُلکی حالات نے پلٹا کھایا۔ حکومت بدلی۔ اور تبلیغی کاموں اور اشاعتِ لٹریچر میں قدرے سہولت پیدا ہوئی۔

### خلافتِ ثالثہ میں المصلح الموعودؓ کے خواب کی تعبیر

نومبر ۱۹۶۵ء میں حضرت المصلح الموعودؓ کا وصال ہوگیا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر)

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

# حمایتِ اسلام اور اشاعتِ اسلام کے جذبہ سے بھرپور
# آسمانی رُوح رکھنے والا وجود حضرت مصلح موعودؓ

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی (خاندان حضرت میر درد رحمۃ اللہ علیہ۔ناقل) میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۵)

(۲) "خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نُور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری نسل سے ہی ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں رُوح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت تعلق رکھنے والا ہوگا۔ مظھر الحق والعلاء کأنّ اللہ نزل من السماء گویا خدا آسمان سے نازل ہوگا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۷)

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی مذکورہ تحریرات میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر ہے۔ اور حضور کو روح القدس کی برکات سے معمور اور آسمانی رُوح رکھنے والے ایک لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ جو اسلام کی حمایت کرنے والا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انوار کو دُنیا میں پھیلانے والا ہوگا۔ یہ مقدس اور مبارک وجود جس کا تذکرہ ان تحریرات میں ہے، سیدنا محمودؓ کا مبارک وجود تھا۔ جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اور پیشگوئی کے مطابق جلد جلد بڑھے۔ اور ۱۹۱۴ء میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اور ۱۹۶۵ء تک خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ احمدیہ کی پاسبانی کی۔ اور یہی وہ وجود ہے جو مُصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہُوا۔ اور اس وجود نے اپنے آخری لمحات تک اپنا سب کچھ اشاعتِ اسلام۔ احیائے دین اور انوارِ محمدیؐ کے پھیلانے کے لئے وقف رکھا۔

خلافت پر متمکن ہوتے ہی آپؓ نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے اس کام کو پورا کرنے کے لئے میرے دل میں ڈالا ہے کہ اب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص جدوجہد کروں۔"

(اعلان ضروری صفحہ ۳)

اور ساتھ ہی اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ:۔

"کاش! مَیں اپنی موت سے پہلے دنیا کے دُور دراز علاقوں میں صداقتِ احمدیت کی روشنی دیکھ لوں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔"

(رسالہ کون ہے جو خدا کے کام روک سکے)

اشاعتِ اسلام کے لئے آپ کے دل میں جو تڑپ تھی اس کا اظہار اپنے منظوم کلام میں یوں فرمایا ؎

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کرکے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت پر متمکن ہونے پر تین چار سال کے اندر ہی اشاعتِ اسلام کو وسعت دینے، اعلیٰ رنگ میں انجام دینے اور منظّم طور پر مستقل رنگ میں چلانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مختلف ادارہ جات قائم فرمائے۔ اور اس میں اہم ادارہ نظارت دعوت و تبلیغ کا قائم فرمایا۔ اور اس کے ذریعہ اندرونِ ہند و بیرونِ ہند تبلیغ کو وسعت دی۔

۱۹۳۴ء میں احرار کا ٹولہ یہ عزم لے کر اٹھا کہ وہ جماعت احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر دم لے گا۔ اور قادیان و منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا کر اس کی اینٹیں اور ملبہ دریائے بیاس میں پھینک دے گا۔ ایسے نازک وقت میں آپ نے جماعت کے سامنے "تحریکِ جدید" ایسی اہم تحریک رکھی۔ جو ۲۷ مطالبات پر مشتمل تھی۔ اور اس میں اہم مطالبہ اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کا تھا۔ تاکہ عملی رنگ میں احرار کو مُنہ توڑ جواب دیا جائے کہ جس جماعت کو تم نیست و نابود کرنا چاہتے ہو وہ غیر ممالک میں بھی اشاعتِ اسلام کے کام کو وسیع کر رہی ہے۔ حضور نے اس تحریک میں ایک مطالبہ انگریزی تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں سے زندگیاں وقف کرنے کا فرمایا۔ چنانچہ بیسیوں تعلیم یافتہ نوجوان حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے اور انہیں بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کام کے لئے بھجوا دیا گیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یورپ۔ افریقہ۔ انڈونیشیا اور دیگر جزائر میں ایک نمایاں تبدیلی ہونے لگی۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو لوگ قبول کرنے لگے۔ جماعت احمدیہ کی اشاعتِ اسلام کی ان مساعی کے بارہ میں مصر کے ایک اشد ترین مخالف اخبار "الفتح" کے ایڈیٹر نے ۱۳۵۱ھ میں لکھا:۔

"مَیں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تحریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرفِ کثیر زر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کرکے زبردست حملہ کیا ہے۔ اور ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ میں اُن کے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں لیکن تاثیرات و کامیابی میں عیسائی پادریوں کو اُن سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کام کر رہے ہیں ...... جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت زدہ کارناموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔"

۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء جنگِ عظیم کی وجہ سے باہر مبشرین اور مبلغین بھجوانے میں کچھ کمی ہو گئی تو آپ نے اس عرصہ میں مرکز قادیان میں مجاہدین کی تیاری کا کام جاری رکھا۔ تاکہ جونہی جنگ ختم ہو اور راستے کھلیں تو ان مجاہدین کو غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام کے اہم فریضہ کو بجا لانے کے لئے بھجوا دیا جائے۔

۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ مُصلح موعود کی پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔ چنانچہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو آپ نے مُصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد ہوشیارپور۔ لاہور۔ دہلی میں اس سلسلہ میں اہم جلسے ہوئے۔ ان جلسوں میں آپ نے واضح رنگ میں یہ اعلان فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ مَیں ایک انسان ہوں۔ مَیں آج بھی مر سکتا ہوں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ مَیں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے ...... مَیں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا، جو خدا نے میرے ساتھ کیا ہے کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا۔"

(بحوالہ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

چنانچہ جنگ ختم ہوتے ہی حضور نے غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز کر دیا۔ اور تبلیغی مہمات کو تیز سے تیز تر کر دیا۔

۱۹۴۶ء میں حضور نے جہاں یورپ کے دیگر علاقوں میں مبشرین بھجوائے وہاں اسپین میں بھی دو مبلغین کرام مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر اور

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش
SK. GHULAM HADI & BROTHERS.
(READY MADE GARMENTS DEALERS.)
CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK, Distt:-BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122-253.

# فضلِ عمرؓ کی رہبری [illegible]

از محترمہ [illegible] صاحبہ اہلیہ محترم افضل صالح محمد الدین صاحب ـــــ سکندرآباد

ہر سال جب بیس فروری کا دن نمودار ہوتا ہے تو میرا ذہن [illegible] فراموش یادوں میں کھو جاتا ہے جہاں ... احمدیت کا شاندار ماضی احمدیت کے شاندار مستقبل کی نشاندہی کرتا ہوا اجاگر ہوتا ہے۔ اس خوبصورت ماضی کے پرتو میں میرے سامنے وہ عظیم الشان نورانی پیکر جلوہ گر ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضامندگی کے عطر سے ممسوح ہوا جسکا وجود باوجود خدا تعالیٰ کی عظیم پیشگوئیوں کی صداقت کا درخشندہ ثبوت تھا۔ ہاں وہ میرا پیارا آقا حضرت مصلح موعودؓ جسے خدائے ذوالعرش نے رحمت کا نشان بناکر اس دنیا میں بھیجا۔ بہترین قائدانہ صلاحیتوں کا حامل لاکھوں احمدیوں کا محبوب اور اولوالعزم خلیفہ، جسنے وقت کے تقاضوں کو سمجھا اور ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جنکا ناقابل فراموش ذخیرہ ہر احمدی کے دل کا سرمایہ حیات ہے۔

میرا پیارا آقا ایسے وقت میں سریر آرائے خلافت ہوا جو نہایت پُر آشوب وقت تھا اپنے اور پرائے سب بیگانے ہو رہے تھے اور دشمن یہ اُمید لگائے بیٹھے تھے کہ احمدیت کی کشتی اب ڈوبی کہ تب ڈوبی۔ مگر وہ نافہم و ناداں تھے جو اتنا نہ جان سکے کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ مصلح موعود ہے۔ بالآخر اُسنے اپنے خداداد تدبر فراست اور حوصلہ سے دشمنوں کی جھوٹی امیدوں کو پامال کر دیا۔ اور اسلام احمدیت کی [illegible] منجدھار سے نکال کر اسے خلافت کے دائمی حصار میں داخل کر دیا۔ وہ جب تک زندہ رہا اس کا ہر سانس دینِ محمدی کے لئے وقف تھا اور جب اپنے مسیحی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو اپنے پیچھے ہزارہا ایسے باخلا وجودوں کو چھوڑ گیا۔ جو دلوں کی گہرائیوں سے اس پاک وجود پر درود و سلام بھیجتے ہیں اس جانباز سپہ سالار کا یہ مقدس قافلہ [illegible] مخالفتوں کے طوفان سے سینہ سپر ہوتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جا رہا ہے اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے

اُس محسن عظیم کے کن کن کارناموں کا ذکر کروں کون کون سی خوبیاں بیان کروں۔ احمدیت کی اس باعث صد افتخار ہستی کو کیسے خراج تحسین پیش کروں ؏

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسن تو بسیار

مجھے تو سب سے زیادہ آپ کا عدیم المثال اندازِ خطابت بھاتا ہے۔ تعلیم القرآن اور عمیق در عمیق مذہبی مسائل کو کس قدر سادگی اور عمدگی سے ایسے جچے تلے لفظوں میں آپ بیان کر جاتے کہ سننے والے محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپ کی تقریر کیا ہوتی تھی دلوں کو گرمانے والا لطافت و شیرینی سے لبریز ایک جام ہوتا تھا جس سے روح بالیدگی پاتی اور سماعت اس کی سحر انگیزی سے سرشار رہتی تقریر کی روانی قائم رہتی اور سننے والا کبھی بور نہیں ہوتا ابھی حال ہی میں میں نے احمدی مستورات سے آپ کی تقریروں کا مجموعہ جسے حضرت ام متین صاحبہ نے "الازھار لذوات الخمار" یعنی اوڑھنی والیوں کے لئے پھول کے نام سے مرتب فرمایا ہے مطالعہ کیا ہے: بلاشبہ میرے آقا نے اوڑھنی والیوں کی راہوں میں پھول ہی پھول بکھیر دئے ہیں علم و ایمان کی لازوال خوشبو سے معطر پھول جس سے ہر عورت اپنے گلدستہ ہستی کی تزئین کر سکتی ہے۔

ان تقاریر کے ذریعہ آپ نے صنفِ نازک کی خفیہ صلاحیتوں کو ابھارا اور ان کی ذہنی استعدادوں کو بیدار کرنے کے لئے انہیں اپنے زندگی بخش روح پرور کلمات سے نوازا آپ کی تقریر خشک عالمانہ وعظ نہیں تھا بلکہ دلوں کو موہ لینے والا عام فہم اندازِ تخاطب تھا جس سے سامعین کی دلجمعی قائم رہتی تھی۔ آپ نے سرسید و حالی کی طرح واعظانہ اور یاسیت سے بھرپور درد کی تصویر پیش نہیں کی۔ آپ نے تو ایسی درد کی تبلیغ فرمائی جو افادیت کا پہلو لئے ہوتی تھی

کیونکہ آپ کے پیش نظر روحِ انسانی کو ارتقائی منزل تک پہنچانا مقصود ہوتا تھا۔ آپ خدا کے نور سے دیکھتے اور خدا کے نور سے جذب و سرور کی کیفیت پیدا کر کے مخاطب سے گویا ایک قلبی تعلق پیدا کر لیا کرتے تھے آپ نے عورتوں کو ایسے موثر پیرایہ میں خطاب فرمایا کہ جس سے وہ نہ صرف آپ کی علمی برتری سے متاثر ہوئیں بلکہ اس سے بھی زیادہ آپ کے خلوص و محبت کی گرویدہ ہو گئیں۔ اور ان کو ایک راہِ عمل مل گئی۔ آپ نے ان کے سامنے ایک وسیع علمی و عملی پروگرام رکھا۔ سکول کھولا۔ کالج کھولا تعلیم القرآن کلاس کا انتظام فرمایا درس الحدیث کا اہتمام فرمایا۔ سلطان القلم کی جماعت کی عورتوں کو اہل قلم بنانے کے لئے مصباح کا اجراء کیا۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم شروع کی اور اس تنظیم کو ایک ٹھوس اور واضح لائحہ عمل دیا کہ خواتین کی سوچ کے رُخ کو یکسر بدل دیا۔ آپ عورت کو نہایت قیمتی ہیرا گردانتے تھے۔ اور اس لئے اس کی تربیت کی طرف بھی زیادہ توجہ فرماتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"عورت نہایت قیمتی ہیرا ہے لیکن اگر اس کی تربیت نہ ہو تو اس کی حیثیت کچے شیشے کے برابر بھی نہیں کیونکہ شیشہ تو پھر بھی کسی نہ کسی کام آسکتا ہے لیکن اس عورت کی کوئی قیمت نہیں جس کی تعلیم و تربیت اچھی نہ ہو اور وہ دین کے کام نہ آسکے۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ [illegible])

اس مقصد کے پیش نظر آپ نے عورتوں کی تربیت پر بے حد زور دیا اور ان کی کمزوریاں کو دور کرنے کے لئے اپنی مسیحا نفسی سے مداوا بھی پیش فرمایا آپ نے انہیں با اخلاق بنایا علم دوست بنایا۔ اپنے مقام کو پہچاننا سکھایا اور ان میں جذبہ خود اعتمادی پیدا کر کے ان کے عزائم کو بلند کیا۔ آپ نے بیمار روحوں کو تندرست کیا باخلا بنایا اور جماعت کے اس دوسرے بڑے ستون کی بنیادوں کو پائیدار بنایا تاکہ ان کے زیرِ سایہ پروان چڑھکر بڑے ہونے والے معمارانِ قوم پیدا ہوں جو صحیح رنگ میں اسلام و احمدیت کے خادم ثابت ہوں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ "اگر تم پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی" چنانچہ آپ کی چشمِ بصیرت اس حقیقت کو پا چکی تھی کہ آئندہ اسلام کی ترقی کا انحصار عورتوں کی ترقی پر ہے لہٰذا وقت کے تقاضا اور اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے خواتین کی اصلاح کی طرف بھرپور کوشش کی اور آپ اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے آپ نے خواتین سے خطاب میں دعاؤں سے بھرپور ان خواہشات کا اظہار فرمایا کہ:۔

" اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اندر سچی محبت اپنی پیدا کرے اور سچی محبت رسول کریمؐ کی پیدا کرے اور سچی محبت قرآن اور دینِ اسلام کی پیدا کرے اور سچی محبت بنی نوع انسان کی پیدا کرے اور تم دنیا میں ایک بہترین وجود ہو کہ دنیا میں تمہاری مثال نہ ہو اور جب تم اس دنیا سے جاؤ تو خدا تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ خوش ہو۔ خدا تعالیٰ کا رسول بھی تم سے خوش ہو گھر والے بھی تم سے خوش ہوں محلہ والے بھی تم سے خوش ہوں اور دنیا بھی تم سے خوش ہو تم میں سے کئی مائیں ہیں اور کئی مائیں بننے والی ہیں اور جیسا کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے خدا کرے تم حقیقی مائیں بنو اور تمہارے ذریعہ سے اس دنیا میں ہماری قوم میں جنت پیدا ہو اور جب تم اس دنیا سے جدا ہو کر اگلے جہان میں جاؤ تو خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں تم پر نازل ہوں اور تم خدا کی جنت حاصل کرنے والی بنو۔" (الازھار لذوات الخمار صفحہ ۲۱۲)

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہم سب کو پیارے آقاؓ کی ان خواہشات کی تکمیل کرنے والیاں بنائے تاکہ ہم خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ خلیفہ کے حضور سرخرو ہو سکیں وما توفیقی الا باللہ۔

چودھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :۔ احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۲۳۱۰۷۱

# حضرت مصلح موعودؓ کی مومنانہ فراست

از محترم عبدالسلام صاحب ثاقب صدر جماعت احمدیہ سرینگر — (کشمیر)

⊙

اللہ تبارک و تعالیٰ کی یہ سنت قدیمہ ہے کہ جب جب اس کے مامور دنیا میں مبعوث ہوئے ان کی زبانی آنے والے زمانے کے متعلق بھی پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ایسی پیشگوئیاں کچھ تو مامور کے اپنے زمانۂ حیات ہی میں پوری ہوتی ہیں اور کچھ عرصۂ دراز تک اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہتی ہیں۔

⊙

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے متعدد پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں جو کچھ تو ان کی حین حیات پوری ہو کر ہزارہا سعید روحوں کے لئے باعث ایمان اور لاکھوں کے لئے ایمان کی تقویت کا موجب بنیں ان پیشگوئیوں میں سے جو پیشگوئی نہایت اعلیٰ شان اور بہت ہی واضح طور پر پوری ہوئی وہ حضور کی پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق ہے چنانچہ یہ پیشگوئی جس کا متن بدر کی اس اشاعت میں شامل ہے نہایت ہی غور کے قابل ہے

⊙

جماعت احمدیہ کا اس بات پر کلی اتفاق ہے کہ حضور کی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اپنے دعویٰ مصلح موعود کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ۲۰ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں منعقدہ جلسے میں فرماتے ہیں:

"چنانچہ آج میں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی نہیں بچ سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

⊙

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں جہاں یہ ذکر ہے کہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور سخت ذہین و فہیم ہوگا۔" وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مندرجہ بالا دعویٰ میں بھی ایک پیشگوئی مخفی ہے یعنی "اس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔" آیئے ان دو باتوں کا تجزیہ کریں اور دیکھیں کہ دونوں باتیں اُن کی ذات پر کس طرح نمایاں طور پر پوری آتریں۔

⊙

جب حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ باتفاق رائے مسیح موعودؑ کے پہلے خلیفہ کے طور پر منتخب ہوئے اُس وقت مصلح موعودؓ کی عمر اُنیس سال کی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے وصال پر پچیس سال کی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ جماعت میں وہ درجہ حاصل کر چکے تھے جو اس بات کا متقاضی تھا کہ حضورؑ کے وصال کے بعد ان کو جماعت کی سربراہی اور مسیح موعودؑ کی خلافت سونپی جاتی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع اُن کو خلیفہ چننے پر منتج ہوا۔

⊙

حضرت خلیفہ اولؓ کی ساری عمر قرآن شریف پر تدبر کرنے پر صرف ہوئی تھی اور قرآن کریم ان کی روح کی غذا تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے اس مرید خاص کے تبحر علمی کی تعریف کی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اُنیس سال کی عمر میں جو پہلی تقریر کی اُس کے متعلق اسی عاشق قرآن کے الفاظ ہیں کہ "میاں نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی۔" یہ تفسیر بالآخر تفسیر کبیر کی تالیف پر منتج ہوئی جس کے بارے میں علامہ نیاز فتح پوری مرحوم جنہوں نے اپنی زندگی میں اپنے تبحر علمی کی دھاک بٹھا دی تھی اور جنہوں نے اپنے معاصرین میں سے کسی کو کبھی خاطر میں نہیں لایا لکھتے ہیں کہ "تفسیر کبیر صرف پڑھنے ہی کی نہیں بلکہ زیبان بنانے کی چیز ہے۔ اور کہ آپ کا تبحر علمی اور آپ کی وسعت نظر آپ کی غیر معمولی فراست آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے ہویدا ہے۔"

⊙

غیر مبائعین کے سابق امیر جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم بھی جماعت سے علیحدگی سے قبل اس پیشگوئی کو جماعت کے حق میں ایک نہایت ہی بابرکت پیشگوئی سمجھتے تھے اور ان کا ایمان تھا کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے ایک فرزند کے متعلق ہے چنانچہ مولوی صاحب مرحوم ریویو آف ریلیجنز اردو جلد پنجم ۱۹۰۶ء میں رقمطراز ہیں:—

"آئندہ کے لئے بانیٔ سلسلہ اس سلسلے کے لئے بڑی بڑی کامیابی کی پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ براہین احمدیہ میں دو وعدے سلسلے کی کامیابی کے لئے ملے ایک وہ وعدہ جو خود بانی کی زندگی میں پورا ہونیوالا تھا وہ پورا ہوگیا ہے۔ دوسرا وعدہ جو اس سلسلہ کو دیا گیا ہے وہ اُن کے انا علیہ السلام کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہوگا۔ اور وہ ان الفاظ میں ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ پہلے وعدے کا پورا ہونا صاف بتا رہا ہے کہ دوسرا وعدہ بھی پورا ہو کر رہے گا۔ یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا۔ یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کرے گا۔"

⊙

افسوس کہ مرحوم مولوی صاحب تو اپنی زندگی میں اس قول پر ثابت قدم نہ رہ سکے۔ لیکن اہل بصیرت دیکھ سکتے ہیں کہ مولوی صاحب مرحوم کی اس عبارت کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا وہ کون لڑکا تھا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلے کی رہنمائی کے لئے مامور ہوا تھا کس کے زمانہ خلافت میں اس سلسلہ کو قوت و اقتدار حاصل ہوا اور کس نے جماعت کو قوت و اقتدار کی شاہراہ پر گامزن کر دیا

⊙

نہایت اختصار کے ساتھ خلیفہ ثانیؓ کے دور خلافت میں جماعت پر آنے والے تین ابتلاؤں کا ذکر کرتا ہوں قارئین خود اندازہ لگائیں کہ آڑے وقتوں میں حضور رضی اللہ عنہ نے کس مومنانہ فراست اور تائید الٰہی سے جماعت کی قیادت کی اور کس طرح "سخت ذہین و فہیم ہونے اور "زمین کے کناروں تک شہرت پانے" کا اپنے آپ کو مصداق ہونا ثابت کر دیا۔

⑨

(۱) حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات پر اُس وقت قادیان میں موجود جماعت کی اکثریت نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ کو خلیفہ اولؓ کا جانشین منتخب کیا اس کے ساتھ ہی جماعت پر پہلا ابتلاء اُس وقت آیا جب جماعت کا ایک حصہ خلافت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینک کر سلسلہ سے علیحدگی اختیار کر گیا یہ الگ ہونیوالے لوگ بزعم خود جماعت کا نچوڑ (Cleam) تھے اور سمجھتے تھے کہ جماعت انہی کے دم سے زندہ ہے اور ان کے الگ ہونے سے گویا جماعت کا وجود ختم ہو جائیگا۔ چنانچہ اس باغی گروہ کے اپنے دعاوی کے مطابق جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ تھی اُس وقت مرکز کے خزانے میں صرف چند آنوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ ظاہری حالات ایسے

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF ▶
الیس اللہ بکاف عبدہ
MADE OF PURE GOLD & SILVER
— AND —
ALL TIPES OF ORNAMENTS.
IN LATEST DISIGNS
PLEASE CONTACT
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN-143516.

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھئے:-
"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"
(منجانب)
کوہ نور پرنٹنگ پریس چھتہ بازار
حیدرآباد ۲ (آندھراپردیش)

کے لئے سخت تشویشناک تھے لیکن منتخب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت کی قیادت کچھ اس رنگ میں فرمائی کہ جماعت مبائعین کو آج نہ صرف غلبہ اور ترقی حاصل ہے بلکہ رفتہ رفتہ اس علیحدہ ہونے والے گروپ سے ایک اور [illegible] لوگ پھر جماعت میں شامل ہو گئے اور جو پیچھے رہ گئے ہیں وہ اسی جماعت مبائعین میں شمولیت کے لئے ترس رہے ہیں حال ہی میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشرق بعید کا دورہ فرمایا تو جن کے اپنے دورے کے تاثرات بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ ایک مجلس میں جس میں [illegible] مسلمان اور غیر مسلم مدعو تھے وہاں جو اعتراضات ہوئے ان کی تسلی بخش جواب حضور کی زبانی سن کر حضور فرماتے ہیں:-

"سب حاضرین پر احمدیت کا ایک بہت ہی پیارا تاثر پیدا ہوتا شروع ہو گیا اور جو غیر مبائعین شامل ہوئے تھے وہ اس کے نتیجہ میں بڑی تیزی کے ساتھ ہماری طرف مائل ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم سے تعلق قائم کیا اب یہ بات عام ہو گئی تو یہاں کے [illegible] گھبرا اٹھیں گے اور پریشان ہوں گے ان کے شاید گنتی کے لوگ موجود ہیں وہ بھی ہاتھ سے جاتے نظر آ رہے ہیں کیونکہ ان کی آنکھوں میں محبت اور [illegible] اور سمجھ کے آثار دیکھ کر آ رہا ہوں مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ ان کے دل مائل ہو چکے ہیں۔"

(بدر ۱۲ جنوری ۱۹۸۴ء)

(۰)

(۲) دوسرا ابتلاء ۱۹۳۴ء میں احرار کی مخالفت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بدتمیزی بپا کرنے کے ساتھ ان کے لیڈر یہ بھی کہہ رہے تھے کہ جماعت احمدیہ اب چند دنوں کی مہمان ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اس وقت کی حکومت بھی ان کی پشت پناہی کر رہی تھی ایسے نازک حالات میں مصلح موعودؓ نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس فتنہ کے نتائج جماعت کے لئے زیادہ کامیابی اور ترقیات کا موجب ہوں گے"

(الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء)

پھر فرمایا:-

"خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دیگا کیونکہ اس نے مجھے جس راستے پر کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک لے جانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلے میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے ہیں اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت نظر آ رہی ہے۔"

(الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۳۵ء)

چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں مسجد شہید گنج لاہور کا معاملہ اٹھ کھڑا ہوا اور احرار کے لئے ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ان کو سخت ذلت کا منہ دیکھنا پڑا اور ناکام و نامراد ہونا پڑا اور احمدیت کی ترقی کا یہ سامان ہوا کہ خدا نے وہ ذرائع جن سے اسلام و احمدیت کا دفاع اور ترقی ہونا مقصود تھا حضورؓ کو القا کئے چنانچہ آپ کے دل میں تحریک جدید جیسی اہم تحریک کو جاری کیا جس نے نتیجے میں جماعت احمدیہ کو وہ عظمت حاصل ہوئی جس کو دیکھ کر سب لوگوں کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی رہیں گی۔

اس تحریک کی برکت ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں احمدیت کے مشنوں اور تبلیغی مراکز کا جال بچھا ہوا ہے اور جہاں جہاں بھی ایسے مشن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرکز احمدیت قادیان و ربوہ کے محتاج نہیں ہیں کہ اب روپیہ مرکز سے آئے اور مبلغین کی تنخواہیں ادا ہوں۔ بلکہ یہ مشن خود کفیل ہیں اور صرف خود کفیل ہی نہیں بلکہ افریقہ میں جگہ جگہ طبی اور تعلیمی مراکز قائم کر رہے ہیں۔ نئی نئی مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو رہے ہیں۔ اور لوگ سلسلہ حقہ یعنی حقیقی اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ تحریک جدید کی برکت سے بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت اب اس حد تک پھیل گئی ہے کہ دنیا کا وہ کوئی ملک نہیں جہاں احمدی آباد نہ ہوں۔ جنگ عظیم دوم سے قبل سلطنت برطانیہ کے حق میں ایک کہاوت مشہور تھی کہ اس سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب جب کہ برطانیہ کی سلطنت جزیرہ برطانیہ تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہے تو یہ کہاوت صادق نہیں آتی اور جیسا کہ دنیا کا آج تک دستور رہا ہے دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں بالآخر محدود ہو کر رہ گئیں یا مٹ گئیں۔ لیکن یہ کہاوت اب صحیح معنوں میں احمدیت پر صادق آتی ہے کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور چونکہ یہ الٰہی سلسلہ ہے اور غلبہ اسلام کا زمانہ ہماری نظروں کے سامنے ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ کہاوت اب قیامت تک کے لئے احمدیت پر ایک زینت بنی رہے گی۔

(۵)

(۳) تیسرا ابتلاء جماعت پر اس وقت آیا جب برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی۔ جماعت احمدیہ بھی من حیث القوم مسلمان ہونے کے ناطے اس زد میں آ گئی اور مرکز احمدیت قادیان اور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں رہنے والے احمدیوں کو بھی وہاں سے ہجرت کرنا پڑی اور پاکستان جانا پڑا جس قتل و غارت اور ظلم و سفاکی کے ماحول میں تبادلہ آبادی کا یہ درد ناک سانحہ پیش آیا وہ [illegible] تاریخ کا ایک خونیں باب ہے۔ لیکن اس ہجرت میں بھی بمقابلہ دوسرے مسلمانوں کے احمدیت جماعت شاہ نظر جہاں اس جماعت کو اپنے اولوالعزم مصلح موعودؓ نے کمال فراست سے نہایت ضبط اور اعلیٰ انتظام کے تحت بخیر و عافیت پاکستان پہنچایا وہاں دوسرے عام اور غیر منظم مسلمان لاکھوں کی تعداد میں مارے گئے اور جو گرتے پڑتے لٹ لٹا کر وہاں پہنچے بھی تو ان کی حالت زار ناگفتہ بہ تھی اور ایسے مہاجرین مدتوں مہاجر کیمپوں میں نہایت درجہ خستہ حالت میں پڑے رہے اور حکومت بھی اٹھارہ سال تک ان کی آبادکاری نہ کر سکی۔ اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کے خلیفہ وقت مصلح موعودؓ نے نہایت قلیل عرصہ کے اندر ضلع جھنگ میں چنیوٹ کے نزدیک ایک وسیع بنجر ویران اور بے آب و گیاہ بنجر علاقہ حکومت وقت سے خرید کر وہاں اجتماعی طور پر ایک شہر کی بنیاد ڈالی اور اپنی خداداد انتظامی قابلیت کی بدولت اکثر احمدی مہاجرین کو ایک [illegible] سکیم کے تحت وہاں آباد کر دیا اگر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس میں شامل نہ ہوتی۔ تو ایک بے آب و گیاہ بنجر اور ویران علاقہ ایک سرسبز اور متمدن شہر میں کیسے تبدیل ہوتا جس میں موجودہ زمانے کی تمام سہولیات میسر ہیں۔

اپنے [illegible] ڈھونڈنا آسان ہے جادو [illegible] سر چڑھ کر بولے۔ والفضل ما شہدت به الاعداء [illegible] کہ شدید معاند بھی اس حقیقت کا اعتراف کریں۔ چنانچہ [illegible] کے عنوان کے تحت ہفت روزہ المنبر لائل پور نے ۲ مارچ ۱۹۵۶ء [illegible] لکھا ہے:-

"قادیانیت (احمدیت) میں نفع رسانی کے جو جوہر موجود ہیں ان میں اولین اہمیت [illegible] جذبہ کو حاصل ہے جو اسلام کے نام پر وہ غیر ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ قرآن مجید کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں۔ تثلیث کو باطل ثابت کرتے ہیں۔ سید المرسلین صلعم کی سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں ان ممالک میں مساجد بنواتے ہیں اور جہاں کہیں ممکن ہو اسلام کو امن و سلامتی کے مذہب کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔

تقسیم ملک کے وقت [illegible] پنجاب کی یہ واحد جماعت تھی جس کے سرکاری خزانے میں اپنے معتقدین کے لاکھوں روپیہ جمع تھے اور جب یہاں مہاجرین کی اکثریت [illegible] یہاں ہو کر آئی تو ان کا یہ سرمایہ جوں کا توں محفوظ پہنچ چکا تھا۔ ان کے ہزاروں اشخاص [illegible] کا ان کے از سر نو بحال ہو گئے۔

پھر یہ موضوع بھی مستحق توجہ ہے کہ یہ [illegible] جماعت ہے جن کے ۳۱۳ افراد تقسیم کے بعد سے آج تک قادیان میں موجود ہیں اب تو ماشاء اللہ [illegible] ہزار سے بھی زائد ہیں) اور وہاں اپنے مشن کے لئے کوشاں بھی ہیں [illegible] ہم کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانی (احمدی) [illegible] عوام میں ایک معقول تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اخلاص کے ساتھ اس حقیقت کو جان کر مال و جان اور دنیوی وسائل و علائق کی قربانی پیش کرتے ہیں۔"

## درخواست دعا

● [illegible] مولوی عبدالرشید صاحب [illegible] مبلغ سلسلہ تامل ناڈو لکھتے ہیں کہ اہلیہ مکرم محمد شاہد صاحب [illegible] اپنے بچے عزیز محمد مجاہد قریشی کی طرف سے "بیوت الحمد" منصوبہ میں سو روپیہ کا وعدہ کر کے عزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر، دینی و دنیوی ترقیات اور روشن مستقبل کے لئے

● عزیز ایم عسلی [illegible] صاحب [illegible] امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے

● محترم شیخ عبداللطیف صاحب [illegible] آباد (پاکستان) اپنے کاروبار میں برکت، مشکلات کے ازالہ اور اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

# "وہ صفحہ جو خالی نہیں رہا"

از عزیزہ سیدہ امۃ الحی عفیفہ خاتون بنت مکرم سید ذکر الدین احمد صاحب ـــ سونگھڑہ

"قرآن مجید" کتاب مکنون بھی ہے اور کتاب مبین بھی۔ عظمت فرقان کے کئی سلسلہ رہنما بہت بڑی معاد تمندی ہے اور قرآنی انوار کو پھیلانا عظیم ترین خدمات میں سے ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت کا نشان کے طور پر جب ایک عظیم مصلح کی بشارت دی تو اس میں یہ بھی فرمایا تھا کہ "کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو"۔ چنانچہ خدمت فرقان کے تحت کلام اللہ کا مرتبہ جس شان کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ اس کی تفصیل جائزہ کے لئے ملاحظہ ہو۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ کی تالیف "کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت مصلح موعود" اور اگر مختصر مگر جامع الفاظ میں لکھا جائے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے الفاظ میں اس کا خلاصہ یہ ہو سکتا ہے:-

"جو علوم و معارف اور حقائق و دقائق اور لطائف و نکات اور دلائل و براہین اس پاک وجود مصلح موعودؓ کو خدائے رحمٰن نے عطا کئے اور جنہیں آپ نے تفسیر کبیر اور متعدد دیگر کتب میں بیان کیا وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں کہ جو خارق عادت ہے۔"

دستخط

(خاکسار مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث)

۱۸ دسمبر ۱۹۶۵ء الفرقان فضل عمر نمبر بابت دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۴۔

بے شک قرآن کریم کی تفسیر پہلے بھی ہوتی رہی ہے مگر جس شان کی تفسیر حضرت مصلح موعودؓ نے تحریر فرمائی۔ اس کا بہت بلند اور ممتاز مقام ہے۔

اس وقت مولوی وحید الدین خانصاحب کی سرپرستی میں دہلی سے شائع ہونے والا ماہنامہ "الرسالہ" بابت جنوری ۱۹۸۲ء ہمارے سامنے ہے۔ اس میں موصوف "وہ صفحہ جو خالی رہا" کے عنوان سے لکھتے ہیں:-

"مولانا عبد الماجد دریابادی ۱۹۷۷ء ۔ ۱۸۹۲ء مولانا محمد علی (۱۹۳۱ء ۔ ۱۸۷۸ء) کے بارے میں فرماتے ہیں "میرے دوست مولانا محمد علی جوہر کی شخصیت بھی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ بیتاب ہو کر تڑپ کر جوش وخروش سے للکارا کرتے تھے کہ مسلمان اٹھو چل کر مسجد یورپ میں تبلیغ اسلام کریں" صدق جدید لکھنؤ ۲ جون ۱۹۶۱ء

ڈاکٹر محمد اقبال ۱۹۳۸ء ۔ ۱۸۷۳ء نے آخر عمر میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تھا جس کا نام انہوں نے تجویز کیا تھا۔ AN INTRODUCTION TO THE STUDY OF QURAN (مطالعہ قرآن کا ایک تعارف) فرماتے تھے "ایک بار کتاب شروع کی تو انشاء اللہ اسلام کے بارے میں یورپ کے تمام نظریات توڑ پھوڑ کر رکھ دونگا"۔ شیرازہ سری نگر اقبال نمبر صفحہ ۱۶ اسی طرح کے پُر جوش ارادہ کی مثالیں ہمارے یہاں بہت ملیں گی۔ مگر عجیب بات ہے کہ اس پوری مدت میں کوئی ایک بھی قابل ذکر شخص نہیں ملتا جس نے مغرب کے انسانوں کے سامنے ان کی زبان میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہو۔"

(الرسالہ جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۰)

خدا تعالیٰ کی درگاہ میں خدمت گزاروں کی نہ پہلے کمی تھی اور نہ اب ہے چنانچہ جس صفحہ کے خالی رہنے کی حسرت ہے وہ صفحہ در حقیقت خالی نہیں رہا۔ ڈاکٹر اقبال یا ان کے ہم عمر علماء کرام متقدمین یا متاخرین کو اگر اس خدمت کی سعادت نہ ملی تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندہ نے اس عظیم خدمت کی سعادت پائی اور اس کے ذریعہ تفسیر القرآن انگریزی ہی نہیں بلکہ اس کا انگریزی دیباچہ بھی منصہ شہود پہ آیا۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی تصنیف فرمائی اس میں دوسرے صحف سماوی کی موجودگی میں قرآن مجید کی ضرورت اور آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ اور جمع القرآن اور قرآنی تعلیمات پہ بالکل اچھوتے اور دل آویز پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے یہ دیباچہ مستقل کتابی صورت میں انگریزی کے علاوہ اردو، انڈونیشی، جرمن اور ڈچ زبانوں میں بھی چھپ چکا ہے جس کی نسبت اے جے آربری A. J. ARBERRY اپنے تبصرہ میں تحریر کرتے ہیں کہ:-

THE GENERAL INTRODUCTION IN 275 LARGE, CLOSELY PRINTED PAGES COMPRISES A BIOGRAPHY OF THE PROPHET MUHAMMAD A HISTORY OF THE COMPILATION OF THE QURAN AND AN ACCOUNT OF THE CHIEF FEATURES OF THE QURANIC TEACHINGS, IT CONTAINS IN A DENTALLY A DETAILED REFUTATION OF VIEWS AN ISLAM EXPRESSED BY NON MUSLIM AND A CROTICISM OF OTHER RALIGAN MUCH

OF THE OPOLOGETECS PERHAPS SEEMS SOME WHAT PARTITION AND EVEN COPTIONS TO THE NON MUSLIM READER BUT IT IS SINCERELY ONIMATED AND MERITS CARFUL STUDY AS THROWING LIGHT ON THE REACTIONS OF PIOUS AND LEARENED MUSLIMS TO WHAT THEY FIND OBJECTION ABLE IN THE TRADITIONAL DOCTRINES OF OTHER FAITHS.

یعنی تفسیر سے پہلے جو دیباچہ ہے وہ ۲۷۵ بڑے سائز کے صفحات کا ہے اس کی چھپائی باریک ٹائپ کی ہے۔ اس میں نبی اسلام حضرت محمد کی پوری سوانح عمری درج ہے قرآن شریف کس طرح نازل ہوا۔ اور پھر کس طرح موجودہ شکل میں جمع ہوا۔ اس کی تاریخ دی گئی ہے۔ اصلی تعلیمات قرآن کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ غیر مسلم معترضین کے اعتراضات کا رد بھی اس میں ہے اور دوسرے مذاہب پہ مناسب تنقید بھی غیر مسلم پڑھنے والوں کو اس کے کئی حصے یک طرفہ اور معترضانہ رنگ کے لئے ہوئے معلوم ہوں گے۔ لیکن یاد رہے یہ حصے بھی خلوص نیت سے لکھے گئے ہیں اور نہایت توجہ سے پڑھے جانے کے لائق ہیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ متقی اور اہل علم مسلمان جب دوسرے مذاہب کی روایتی تعلیموں پر اعتراض کرتے ہیں تو ایسا کیوں کرتے ہیں۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۳)

قرآن کریم انگریزی کا یہ بے نظیر دیباچہ AN INTRODUCTION TO THE STUDY OF HOLY QURAN کے نام سے شائع ہوا ہے جو نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس علمی شاہکار کا مطالعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بن سکتا ہے اس دیباچہ میں اسلام کی صداقت کے ایسے دلائل بیان کئے گئے ہیں کہ ان کے ذریعہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔

## دورہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد بطور انسپکٹر وقف جدید

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پونچھ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد بطور انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۱/۲/۸۴ سے ذیل کی جماعتوں کا بغرض وصولی چندہ وقف جدید مالی دورہ کریں گے۔ جماعت کے تمام عہدیداران سے درخواست ہے کہ انسپکٹر موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں بڑھانوں۔ ارتھال، چدکوٹ، کالابن نوہارکہ، سلوہ گورسائی پٹھانہ تیر۔ شیدرہ منکوٹ، ساغرے، پونچھ ٹونہ باندی۔ درہ۔

## شکرانہ اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ ماجدہ تسنیم سلمہا ربہا کو امسال B-U-M-S-IInd year میں فرسٹ ڈویژن کے ساتھ نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ احسان ذالک عزیزہ نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کئے ہیں۔ قارئین کرام سے عزیزہ کی اس کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مزید اعلیٰ امتیازی کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بننے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار: محمد حفیظ اللہ سیکرٹری مال بنگلور

# "وہ عُلوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا"

از مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت احمدیہ سونگھڑہ-اڑیسہ

"مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا ہو اور کسی مذہب کا پیرو کار ہو قرآن کریم پر جو چاہیے اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں اس قرآن سے ہی اس کا جواب دونگا۔ مَیں نے بار بار دُنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابل میں لکھو۔ اگرچہ مَیں کوئی مامور نہیں۔ مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا ...... میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کرونگا" (تبلیغ حق ص۶۵)

یہ ہیں وہ الفاظ جو ۸ر اپریل ۱۹۳۷ء کو سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک خطاب کے دوران فرمائے۔ دراصل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی چالیس روزہ متضرعانہ دُعاؤں اور عبادات کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن الفاظ میں پسر موعود کی بشارت دی تھی اُن میں اُس موعود فرزند کی نسبت ایک بشارت یہ بھی عطا فرمائی تھی کہ

"...... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور ...... عُلوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا ......"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی پسر موعود کے یہ پر شوکت الفاظ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ اس موعود اور مبشر فرزند کو اللہ تعالیٰ کی جناب سے ظاہری و باطنی عُلوم میں وہ درجہ کمال حاصل ہوگا کہ اُس کے ذریعہ یہ منکشف ہونے والے قرآنی حقائق و معارف کو دیکھ کر دُنیا ورطۂ حیرت میں پڑ جائے گی اور قرآنی علوم و معارف کے بیان کرنے میں کسی ایک کو بھی آپ کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ آیئے ہم جائزہ لیں کہ اُس فرزند جلیل کی نسبت اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو عظیم الشان بشارت عطا فرمائی تھی۔ وہ کس شان سے پوری ہوئی اور عُلوم ظاہری و باطنی سے پُر سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعودؓ کا بابرکت وجود کس رنگ میں اس عظیم الشان پیشگوئی کا مصداق بنا۔ خود آپ نے دہلی میں منعقدہ ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"مَیں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی" (الفضل ۲۳ر اپریل ۱۹۴۴ء)

اس تحدی آمیز دعویٰ کے بعد آپ نے تمام علماء کو یہ چیلنج دیا کہ آؤ قرآن کریم کے معارف اور حقائق بیان کرنے میں میرا مقابلہ کرو چنانچہ علماء دیوبند کو اس نوع کے مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

"اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق اور اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ نوائع بتائے گئے ہیں تو اُن کے لکھنے میں ان مولویوں کو مَیں اپنے مقابل پر بلاتا ہوں اگر وہ آئیں تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں اُن کا کیا حشر ہوتا ہے اُن کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ اُن کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر اُن میں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں" (الفضل ۱۶ر جولائی ۱۹۲۵ء)

آپؓ کا یہ پر شوکت دعویٰ محض زبانی دعویٰ ہی نہیں تھا بلکہ عملی طور پر بھی آپ نے کلام پاک کے ایسے لطیف مضامین دنیا کے سامنے پیش فرمائے جو گذشتہ پندرہ سو سال میں کسی مفسر قرآن کے ذہن میں نہ آئے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن حکیم کا ایسا عشق اور فہم عطا ہوا تھا جس کی بدولت آپؓ نے قرآن کریم کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ہوکر ایسے ایسے نایاب موتی دُنیا کے سامنے پیش فرمائے جن کا عشر عشیر بھی دوسرے علماء پیش نہیں کر سکتے چنانچہ جب ہم آپ کی تفسیر کبیر کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایسی بے مثل و نایاب تفسیر ایک عاشق قرآن اور مقرب بارگاہ الٰہی وجود کے سوا کوئی دُنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔ یہی کیفیت آپ کی معرکہ آرا تفسیر صغیر بے شمار تصانیف اور خطابات کی ہے۔ جن کی مثال گذشتہ پندرہ سو سال میں نہیں ملتی۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کی یہ مثالیں تو آپ کے بابرکت دورِ خلافت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس سے قبل زمانہ نوعمری میں ہی جب کہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ سے تعلیم قرآن حاصل کر رہے تھے آپ پر ایک فرشتہ ظاہر ہوا جس نے آپ کو سورۃ فاتحہ سکھائی جس کے ساتھ ہی آپ پر باطنی یعنی قرآنی علوم کے انکشافات کا دروازہ کھلا (تفصیل کے لئے دیکھیں تاریخ احمدیت جلد پنجم ص۸۷)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ جماعتی کاموں سے فارغ ہوتے ہی تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اسی طرح آپ نے قرآنی تفاسیر کے تعلق میں بے شمار عربی۔ فارسی۔ اُردو اور انگریزی کُتب مطالعہ فرمائیں آپ نے سالہا سال تک رمضان شریف میں قرآن شریف کی آخری تین سورتوں کا درس دیا اور ہر بار نئے نئے حقائق و معارف کے ساتھ ایک نیا مضمون بیان فرمایا۔ اپنی بیماری کے ایک زمانہ میں بھی آپ روزانہ ۱۲ پارے کے قریب تلاوت کر لیتے تھے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو قرآن سے کسقدر وافر حصّہ عطا ہوا ہوگا۔

باطنی علوم کے ساتھ ساتھ آپ کو ظاہری علوم میں بھی دسترس حاصل تھی آپ کی مدرسہ کی تعلیم مڈل سے زیادہ نہیں تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جسطرح علوم باطنی کی بے حد و حساب دولت عطا فرمائی اسی طرح علوم ظاہری سے بھی وافر حصّہ عطا فرمایا۔ اس ضمن میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔

"۱۹۶۲ء کا ذکر ہے مجھے گُردہ کی شدید تکلیف ہوئی اور میرے بڑے بھائی ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے کہا کہ ربوہ میں گرمی بہت ہے آپ مری چلے جائیں۔ کیوں کہ گرمی کا اثر بھی گردہ پر ہوتا ہے۔ مَیں اس ڈاکٹری مشورہ کے بعد مری چلا گیا۔

ان دنوں سابق صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مرحوم بھی مری آئے ہوئے تھے، مَیں نے ان کو خط لکھا کہ مَیں ملنا چاہتا ہوں، مَیں نے اپنا تعارف بھی کروا دیا اور یہ بھی لکھا کہ یہ ملاقات جماعتی طور پر نہیں بلکہ میری ذاتی خواہش کے پیش نظر ہے۔ چند دنوں کے بعد اُن کا جواب آیا کہ آکر مل لیں۔ ان کے دیئے ہوئے دن اور وقت پر مَیں پریزیڈنٹ ہاؤس پہنچا! میری اُن سے تقریباً سوا گھنٹہ ملاقات رہی، مَیں نے اس دوران اُنہیں حضورؓ (المصلح الموعودؓ۔ ناقل) کی تصنیف "دیباچہ تفسیر القرآن" پیش کی جسے انہوں نے بڑے احترام سے قبول کیا اور چند منٹ اسے پڑھا اور پھر کہنے لگے۔

"مَیں آپ کو حضور کا ایک واقعہ سُناتا ہوں ۱۹۵۰ء میں اپنے کوئٹہ کے قیام کے دوران حضرت صاحب نے اسٹاف کالج کے تمام افسران کی دعوت کی میں بھی مدعو تھا، چائے ختم ہوئی تو حضور تقریر کے لئے کھڑے ہو گئے ...... میرے دل میں خیال آیا کہ اب تو وقت کا ضیاع ہوگا کیونکہ ایک مذہبی راہنما کو فوج کے نقطہ نظر کی کیا خبر اور خطرات کی نشان دہی سے کیا کام۔ دراصل مَیں اپنے آپ کو اس علم کا ماہر سمجھتا تھا جس سے طبیعت میں اُکتاہٹ محسوس ہوئی، لیکن جب اُنہوں نے یہ مضمون بیان کیا اور تقریر ختم کی تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ آج پہلے دن مَیں نے اسٹاف کالج میں داخلہ لیا ہے جس شخص کو خدا نے ایسا زبردست دماغ دیا ہو اور غیر متعلقہ علوم میں اس کی دسترس اس غضب کی ہو، دینی علوم میں اس کے ادراک کا کیا عالم ہوگا"

(ملّت کا فدائی ص۲۷، ۲۸)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں کہ:-

"...... آج مَیں دعویٰ کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں بلکہ آج سے نہیں ۲۰، ۲۵ سال سے مَیں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ دُنیا کا کوئی فلاسفر، دُنیا کا کوئی پروفیسر، دنیا کا کوئی ایم اے خواہ وہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ

ہو اور وہ کسی علم کا جاننے والا ہو۔ خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو خواہ وہ دُنیا کے کسی علم کا ماہر ہو میرے سامنے آکر قرآن کریم اور اسلام پر اعتراض کرے تو نہ صرف مَیں اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دُنیا کا کوئی علم نہیں جس کے متعلق خُدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں ''

(الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۵۹ء بحوالہ ماہنامہ خالد ربوہ نمبر۔ مارچ ۱۹۶۷ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خداداد علم و فضل کے بارہ میں ہم ہی نہیں بلکہ اغیار بھی شہادت دے چکے ہیں کہ آپ کو جو بلند پایہ ذہنی استعداد دی عطا ہوئی تھیں اُن کی مثال دُنیا میں شاذ ہی دکھائی دیتی ہے۔ چنانچہ ایسے ہی دو اعترافات پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

(۱) '' ایک مشہور انگریز مصنف لکھتا ہے کہ دُنیا میں GENIOUS (غیر معمولی دماغ والے) آدمیوں کی تاریخ پر نظر ڈالو تو اب تک صرف دو مثالیں ایسی ملتی ہیں کہ باپ بھی GENIOUS اور بیٹا بھی۔ ایک اس نے موتی لعل نہرو اور جواہر لعل نہرو کا ذکر کیا اور دوسرے بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الثانی (المصلح الموعودؓ ناقل) کا ذکر کیا اور لکھا کہ یہ شخص بہت ہی غیر معمولی ذہن رکھتا ہے۔ پس علوم ظاہری اور باطنی کی دو دھاری تلوار دشمنوں کے منصوبوں کو ہمیشہ تاخت و تاراج کرتی رہی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ شخص زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا ''

(ملت کا فدائی صفحہ ۸۲)

(۲) :- ہمارے ایک احمدی دوست ڈاکٹر لطیف صاحب (سرگودہا) نے فرمایا :- '' ایک دفعہ ایک لیبر لیڈر میرے پاس آئے۔ وہ ساری دُنیا کا دورہ کر کے آئے تھے اور اپنے سفر کے حالات سُنا رہے تھے کہ مَیں امریکہ کے صدر نکسن سے بھی ملا۔ برطانیہ، فرانس اور جرمنی کے سربراہوں سے بھی ملاقات کی۔ چو این لائی کو بھی دیکھا۔ ان سب میں ماؤزے تنگ حیرت انگیز دماغی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اس فقرہ کے بعد اچانک خاموشی چھا گئی اس کی نگاہیں ٹکٹکی باندھے ایک جانب دیکھ رہی تھیں۔ مَیں نے دیکھا تو کارنس پر پڑی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصویر پر اُن کی نگاہیں جمی ہیں۔ جس کو غالباً شروع میں میرے گھر آکر انہوں نے نوٹ نہیں کیا تھا۔ مَیں نے ان کی محویت توڑتے ہوئے پوچھا کیا ہوا۔ کہنے لگے یہ سچ ہے کہ ماؤزے تنگ عظیم شخصیت ہے لیکن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ سے اُن کی زندگی میں ایک بار میری ملاقات ہوئی جس کو تادمِ آخر نہ بھول سکوں گا، اس دماغ کا انسان روئے زمین پر نہ مل سکے گا افسوس نادرِ روزگار ہستی بہت جلد ہم سے جُدا ہو گئی ''

(ملت کا فدائی صفحہ ۸۳)

آئے وقت آئیگا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

# حمایت اسلام اور اشاعت اسلام بقیہ صفحہ ۷

مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقیؔ کو بھجوایا۔ اسپین کے بارہ میں حضور نے اپنے جذبات کا اظہار مارچ ۱۹۴۶ء میں ہندوستان میں آمدہ برطانوی وزاراتی مشن کو مخاطب کرتے ہوئے ان الفاظ میں کیا تھا۔

'' کیا اسپین سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اُسے بھول گئے ہیں ہم یقیناً اسے نہیں بھولے ہم یقیناً ایک دفعہ پھر اسپین کو لیں گے ......۔ ہماری تلواریں جس مقام پر جاکر کند ہوگئیں وہاں ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصولوں کو پیش کر کے ہم اپنے بھائیوں کو اپنا جزو بنا لیں گے ''

(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۴۶ء)

حضور کی اشاعت اسلام کے لئے کوششیں بار آور ہوئیں اور ان کے نتیجہ میں برطانیہ، امریکہ، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اسپین، ناروے، ڈیچ گی آنا، ٹرینیڈاڈ، برٹش گی آنا، مغربی افریقہ میں غانا۔ نائیجیریا، سیرالیون۔ اسی طرح مشرقی افریقہ کے متعدد مقامات میں نیز انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ بورنیو۔ فلسطین۔ مصر۔ مسقط۔ ماریشس۔ سیلون۔ برما۔ عدن اور جزائر فجی میں تبلیغ اسلام کے مراکز قائم ہوگئے۔

اور حضور نے اپنی وفات سے پہلے جہاں اشاعت اسلام کے لئے ایک محکم اور مضبوط نظام قائم کر دیا وہاں دور دراز علاقوں میں اسلام اور احمدیت کے پھیلنے کی خواہش کو بھی پورا ہوتے دیکھ لیا۔ حضور کے زمانہ میں ہی جماعت اتنے ممالک میں پھیل گئی کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ اور آپ کے بعد آنے والے خلفاء حضور کے ہی قائم کردہ نظام پر چل کر اشاعت اسلام کے کام کو مزید وسعت دے رہے ہیں۔ چنانچہ کئی نئے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ ۱۹۸۲ء میں مسجد احمدیہ بشارت اسپین کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہاتھوں ہو چکا ہے۔ اور قرطبہ کی سر زمین کے قریب ہی پھر اللہ اکبر کی آوازیں گونجنی شروع ہو گئی ہے اور ۱۹۸۳ء میں آسٹریلیا میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ اور وہاں اشاعت اسلام کا کام شروع کر دیا گیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں انشاء اللہ ہم احمدی سے

ہر طرف پھیلائیں گے اسلام کی چمکار کو
کُند کر کے توڑ دیں گے کفر کی تلوار کو
یاد رکھیں گے اے مصلح موعودؓ تیرے ہر پیغام کو
اور غذا سمجھیں گے اپنی خدمت اسلام کو ✤

# درخواست ہائے دُعا

●—— مکرم سید عبدالنقی صاحب برہ پورہ (بہار) لکھتے ہیں کہ ایک غیر از جماعت دوست مکرم محمد خلیل احمد صاحب جو بفضلہ تعالیٰ احمدیت سے کافی متأثر ہیں نے مبلغ ساٹھ روپے اعانت بدر اور چالیس روپے اعانت مشکوٰۃ میں ادا کئے ہیں کی دینی و دنیوی ترقیات اور جملہ نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے ●—— مکرم اسلم خان صاحب فتحپور (یوپی) سے دس روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے اپنے ایک زیر تبلیغ غیر مسلم دوست شری لکشمی صاحب کے بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ●—— مکرم میر مبشر احمد صاحب طاہر دارالعلوم غربی ربوہ اپنی ہمشیرہ نسبتی محترمہ منیرہ عزیز صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور اہلیہ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب سابق صدر جماعت حلقہ اسلامیہ پارک کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے نیز ہمشیرہ محترمہ جمیلہ قربان صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ●—— مکرم ظہیر احمد صاحب ریٹنگن ویسٹ (مغربی جرمنی) رقمطراز ہیں کہ ان کا نکاح مورخہ ۶/۱/۸۳ کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا گیا۔ اب ماہ فروری یا مارچ میں شادی کا پروگرام ہے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے اور تقریب شادی کے بخیر و خوبی انجام پانے کے لئے ●—— مکرم شیخ محمد یوسف صاحب چک ایمرچھ (کشمیر) جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبل ازیں اپنے فضل سے دو بچیوں سے نوازا ہے۔ موصوف کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ پھر اُمید شروع ہوئی ہے۔ نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے ●—— مکرم امان اللہ خان صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت چک ایمرچھ در پیش پریشانیوں کے ازالہ، باعزت ملازمت کے حصول اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

# اعلان نکاح

مورخہ ۱/۲/۸۴ بعد نماز ظہر مسجد مبارک قادیان میں سماۃ ناہید بیگم بنت محترم محمد تاج الدین صاحب آف جمشید پور بہار کا نکاح ہمراہ عزیز اسرار احمد خان ولد محترم ابرار احمد خان صاحب آف انبیٹھ (یوپی) [illegible] روپے حق مہر پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے پڑھایا۔ محترم محمد تاج الدین صاحب ۵/- روپے اعانت بدر اور پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں دیتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے (مینجر بدر)

# اسپین میں تبلیغ اسلام کی مُہم بقیہ صفحہ ۶

اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے حضور رضی نے اپنے عہد خلافت میں سنہ ۱۹۷۰ء میں اسپین کے ملک کا دورہ کیا اور حضور کے ... دل میں بھی شدید تڑپ پیدا ہوئی کہ اسپین میں خدا کا گھر مسجد بنائی جائے اور تبلیغ اسلام کی مُہم کو مزید ترقی دی جائے۔ چنانچہ حضور رح کے ارشاد کی تعمیل میں مبلغ اسلام چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر نے مسجد بنانے کے لئے زمین خرید کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ ابتداء میں حکومت کی طرف سے مسجد بنانے کی اجازت نہ ملی۔ لیکن متواتر و مسلسل کوششوں سے بالآخر اس مقصد میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ اور مسجد بنانے کی اجازت بھی مل گئی۔

## اسپین میں مسجد بشارت کا سنگ بنیاد

اسپین میں مسلمانوں کی قریباً نو سَو سال تک حکومت رہی تھی اور اسپین اسلامی تہذیب و تمدن اور علم کا گہوارہ رہا تھا۔ مگر آج سے قریباً ۵۰۰ سال قبل وہاں اسلامی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ نہ صرف اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوا بلکہ مساجد اور مسلمانوں کے دیگر آثار توڑ دیئے گئے۔ مگر مسلمانوں کا وہاں سے مکمل اخراج ہو گیا۔ آخر میں چودھویں صدی ہجری کے اختتام سے ایک ماہ تین دن قبل ۲۷ر ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ ہجری یعنی ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث رح نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اپنے مبارک ہاتھوں قرطبہ سے ۳۵ کلومیٹر دُور ایک قصبہ پیڈرو آباد میں قومی شاہراہ پر "مسجد بشارت" کا سنگ بنیاد دُعاؤں اور تضرعات کے ساتھ رکھا۔ اور اس طرح سرزمین اسپین میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا۔

## خلافت رابعہ میں مسجد بشارت کا افتتاح

دو سال تک مسجد بشارت

پیڈرو آباد میں تعمیر ہوتی رہی۔ اور اس کے افتتاح کے لئے ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ مقرر کر دی گئی۔ مگر مشیت ایزدی کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کا وصال ہوا اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماہ جولائی۔ اگست اور ستمبر میں یورپین ممالک کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرمایا۔ اور اسی دوران ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا اور ایک تاریخی خطبہ بھی اس تقریب کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا۔ دُنیا بھر کے ملکوں سے احمدی نمائندگان اِسی روحانی تقریب میں شریک ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زیارت و ملاقات کی اور دستی بیعت کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔ پریس۔ ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ اس تقریب افتتاح کی خوب تشہیر ہوئی۔

اب یہ "مسجد بشارت" اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مرکز ہے۔ مختلف اطراف سے سیاح اور عیسائی اور دوسرے لوگ اس مسجد میں آتے ہیں۔ اسلام و احمدیت کے بارہ میں احمدی مبلغین و مبشرین سے گفتگو کرتے اور لٹریچر حاصل کرتے ہیں۔

خدا کرے کہ اب اسپین میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام جلد از جلد پھیلے اور پھر چار سو نعرۂ تکبیر اور تسبیح و تحمید کی آوازیں آنے لگیں۔ اور پھر یہ سرزمین بقعہ نور بن جائے۔ آمین

# رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی زندگی میں اس خواہش کے ساتھ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء فرمایا تھا کہ جماعت کے اندر اس کے دس ہزار خریدار پیدا ہو جائیں۔ مگر ابھی تک رسالہ کی خریداری اس حد تک نہیں پہنچ سکی۔ اس رسالہ کی ضرورت اور اہمیت حضرت اقدس کے حسب ذیل پیغام سے عیاں ہے۔

"اگر خدانخواستہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہو گا اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں ...... اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائیگی" (الحکم ۳۰ر ستمبر ۱۹۰۳ء)

رسالہ کو بفضل تعالیٰ ظاہری اور باطنی ہر دو رنگ میں بہتر اور معیاری بنا دیا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت اقدس ع کی اس خواہش کی تکمیل میں آپ بھی حصّہ دار بنیں۔ اس کے خود خریدار بنیں۔ اور انگریزی دان غیر از جماعت احباب کے نام جاری کرائیں یہ تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے اس کا سالانہ چندہ خریداری پچاس روپے ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو دس رسائل کی خریداری قبول فرما کر معاون خاص بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# دسواں آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ اجتماع

جملہ اراکین مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا دسواں سالانہ اجتماع امسال کیرنگ میں مورخہ ۲۵-۲۶ر فروری ۱۹۸۴ء کو منعقد ہو گا۔ کیرنگ پہنچنے کے لئے خوردہ سے ایک بس صبح ۱۰ بجے اور دوسری رات ۹ بجے آتی ہے۔ تمام خدام مورخہ ۲۴/۲/۸۴ تک کیرنگ پہنچ کر اپنے اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنائیں۔

اجتماع کے چیئرمین مکرم سلامت اللہ خاں صاحب نائب صدر جماعت کیرنگ مقرر ہوئے ہیں اور موصوف کے بعد اجتماع کی جنرل نگرانی مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب قائد علاقائی کی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# تبادلہ مبلغ

نظارت ہذا کی طرف سے مکرم مولوی اے ایوب صاحب مبلغ سلسلہ کا مدراس سے میلا پالیم میں تبادلہ کیا گیا ہے

احباب ان سے درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

MAULVI. A. AYYOB. Sb. AHMADIYY MUSLIM
MISSIONARY. NO-9. SMALLSTREET.
MELAPALAYAM-627005
Distt. TIRUNELVELI. (TAMILNADU.)

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# دُعائے مغفرت

میری خالہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ جو عرصہ قریباً ۱½ ماہ سے یرقان کی تکلیف میں مبتلا تھیں اور ۱۰ روز امرتسر ہسپتال میں بھی زیر علاج رہیں مورخہ ۲۹/۱/۸۴ کو اپنے گاؤں تلاکور ضلع امبالہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قارئین سے مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشیر الدین کارکن فضل عمر پریس قادیان۔

"مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔!!"
(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

کوئک ٹیلری سروس

نزد عابڈ سرکل۔ نظام شاہی روڈ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۱

# پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال آمد

## علاقہ جنوبی ہند

جُملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ تامل ناڈو-کیرالہ-کرناٹک-آندھرا پردیش و مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۴ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ ۸۵-۱۹۸۴ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جُملہ عہدیداران جماعت و مبلغین، معلمین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جارہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قادیان | - | - | ۲۱ ۲/۸۴ | مرکرہ | ۳۰ ۳/۸۴ | ۲ | ۱ ۴/۸۴ |
| مدراس | ۲۳ ۲/۸۴ | ۴ | ۲۶ | بنگلور | ۱ ۴/۸۴ | ۳ | ۳ ۴/۸۴ |
| میلاپالیم | ۲۷ | ۱ | ۲۸ | شیموگہ | ۳ | ۲ | ۵ |
| کوٹار-شنکرن کوئل | ۱ ۳/۸۴ | ۱ | ۲ | ساگر سوراب | ۵ | ۱ | ۶ |
| ٹوٹی کورین | ۲ | ۱ | ۳ | ہبلی | ۶ | ۱ | ۷ |
| ستان کولم | ۳ | | ۴ | نونڈہ - بلگام | ۷ | ۱ | ۸ |
| کروناگاپلی-آدی ناڈو | ۴ | ۱ | ۶ | ساونت واڑی | ۸ | ۱ | ۹ |
| کوٹیلون | ۶ | ۱ | ۷ | بلاری | ۹ | ۱ | ۱۰ |
| آلمتی | ۷ | ۱ | ۸ | بیجاپور | ۱۰ | ۱ | ۱۱ |
| ارناکولم | ۸ | ۱ | ۹ | دلیو درگ | ۱۱ | ۱ | ۱۲ |
| آئیراپورم | ۹ | ۱ | ۱۰ | یادگیر | ۱۲ | ۴ | ۱۶ |
| پتی پورم | ۱۰ | | ۱۱ | گلبرگہ۔شاہ آباد | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| جاوا کاڈ | ۱۱ | ۱ | ۱۲ | چنتہ کنٹہ | ۱۷ | ۲ | ۱۹ |
| منارگھاٹ | ۱۲ | ۱ | ۱۳ | وڈمان | ۱۹ | ۱ | ۲۰ |
| موریاکنی | ۱۳ | ۱ | ۱۴ | جڑچرلہ۔محبوب نگر | ۲۰ | ۱ | ۲۱ |
| الانلور | ۱۴ | ۱ | ۱۵ | شادنگر | ۲۱ | ۱ | ۲۲ |
| کرولائی | ۱۵ | ۱ | ۱۶ | حیدرآباد | ۲۲ | ۶ | ۲۸ |
| کالکوم | ۱۶ | ۱ | ۱۷ | سکندرآباد | ۲۸ | ۱ | ۲۹ |
| وانیمبلم | ۱۷ | ۱ | ۱۸ | شادن آباد | ۲۹ | ۱ | ۳۰ |
| پیتھ پیریم | ۱۸ | ۱ | [illegible] | کاماریڈی | ۳۰ | ۱ | ۱ ۵/۸۴ |
| کالیکٹ | ۱۹ | ۱ | ۲۰ | حیدرآباد | ۱ ۵/۸۴ | ۱ | ۲ |
| کوڈیا تھور | ۲۰ | ۱ | ۲۱ | ظہیرآباد | ۲ | ۱ | ۳ |
| کالیکٹ | ۲۱ | ۳ | ۲۳ | عثمان آباد | ۳ | ۱ | ۴ |
| کینانور-کڈلائی | ۲۳ | ۲ | ۲۵ | پونہ | ۴ | ۱ | ۵ |
| کوڈالی | ۲۵ | ۱ | ۲۶ | بمبئی | ۵ | ۳ | ۸ |
| پینگاڈی | ۲۶ | ۳ | ۲۹ | قادیان | ۱۰ ۵/۸۴ | - | - |
| موگرال | ۲۹ | ۱ | ۳۰ | — | - | - | - |

## شعبۂ رشتہ ناطہ کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور ارشاد کے پیشِ نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے باقاعدہ طور پر شعبہ رشتہ ناطہ قائم فرمایا ہے۔ تاکہ اس ضمن میں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ سہولیت اور تعاون دیا جا سکے۔

اس لئے جُملہ صدر صاحبان و مبلغین کرام و عہدیداران سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے قابلِ شادی ذکور و اناث کی فہرست اور مفصل کوائف سے شعبہ رشتہ ناطہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔ اس سلسلہ میں باقاعدہ چھپے ہوئے کوائف فارم شعبہ رشتہ ناطہ میں موجود ہیں حسبِ خواہش بھجوائے جا سکتے ہیں۔

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

# پروگرام دورہ مکرم مولوی ابوالوفا صاحب معلم وقف جدید

## بطور انسپکٹر وقفِ جدید برائے صوبہ کیرالہ

جُملہ جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱/۳/۸۴ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات وصولی چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جُملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پالگھاٹ | ۱ ۳/۸۴ | ۱ | ۲ ۳/۸۴ | کاکلم | ۱۸ ۳/۸۴ | ۱ | ۱۹ ۳/۸۴ |
| کوئمبٹور | ۲ | ۱ | ۳ | وانیمبلم | ۱۹ | ۱ | ۲۰ |
| کاؤسٹری | ۳ | ۱ | ۴ | پتھ پیریم | ۲۰ | ۱ | ۲۱ |
| چیلاکرا | ۴ | ۱ | ۵ | کالیکٹ | ۲۱ | ۲ | ۲۳ |
| آتھرا پیرم | ۵ | ۱ | ۶ | ٹیلیچری | ۲۳ | ۱/۲ | ۲۳ |
| ایرناکلم | ۶ | ۱ | ۷ | کنانور | ۲۳ | ۲ | ۲۵ |
| الیپی | ۷ | ۱ | ۸ | کڈلائی | ۲۵ | ۱ | ۲۶ |
| کروناگاپلی | ۸ | ۲ | ۱۰ | کوڈالی | ۲۶ | ۱ | ۲۷ |
| آدی ناڈ | ۱۰ | ۱ | ۱۱ | منتور | ۲۷ | ۱ | ۲۸ |
| کوٹیلون | ۱۱ | ۱ | ۱۲ | مرکرہ | ۲۸ | ۲ | ۳۰ |
| پتی پیرم | ۱۲ | ۱ | ۱۳ | ونا گور | ۳۰ | ۱ | ۳۱ |
| یادکاڈ | ۱۳ | ۱ | ۱۴ | مینگلور پنجیتور | ۳۱ | ۱ | ۱ ۴/۸۴ |
| منارگھاٹ | ۱۴ | ۱ | ۱۵ | موگرال | ۱ ۴/۸۴ | ۱ | ۲ |
| مریاکنی | ۱۵ | ۱ | ۱۶ | پینگاڈی | ۲ | ۳ | ۵ |
| الانلور | ۱۶ | ۱ | ۱۷ | کوڈیا تھور | ۵ | - | - |
| کرولائی | ۱۷ | ۱ | ۱۸ | — | - | - | - |

## حصہ جائیداد زندگی میں ہی ادا کر دینا بہتر ہوتا ہے

جن مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں کرنے کا عہد کیا ہے۔ وصیت کے مطابق انہیں اپنا حصہ جائیداد تو ضرور ادا کرنا ہے لیکن موصی حضرات کے لئے مناسب یہی ہے کہ اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد اس عہد کو پورا کرتے ہوئے حصہ جائیداد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سُرخرو ہو جائیں کیونکہ بعض اوقات ورثاء موصی کی وصیت کے مطابق حصہ جائیداد کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں یا حصہ جائیداد کی ادائیگی نہیں کرتے اور یہ امر موصی کے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے اور تابوت کو قادیان لانے کی اجازت دیئے جانے یا موصی کا یادگار کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگائے جانے میں مانع ہو جاتا ہے۔

اس لئے موصی حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنی وصیت کا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش فرمادیں تاکہ بوقت وفات موصی کی وصیت کا حساب صاف رہے۔

موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا ایک سال میں باقساط ادا کر سکتا ہے۔

ضروری ہوگا کہ تشخیص جائیداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائیداد منقولہ، غیر منقولہ کا تفصیلاً معہ ان کی اندازاً قیمتوں کے ذکر کرے۔ اگر جائیداد کے کسی جُزو کی تشخیص کروانی مطلوب ہو تو اس کو معین کرنا ضروری ہوگا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

## ارشادِ نبوی ﷺ

"مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ"

(ابو داؤد)

ترجمہ:- اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کی عمر کے ہو جائیں، نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

---

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔ (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:- "جس قدر تم آپس میں محبت کرو گے اُسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا" (ملفوظات جلد چہارم)

پیشکش:-
محمد امان اختر- نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

۳۲ سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس-۶۰۰۰۰۴

## ملین موٹرس

---

فون نمبر:- ۴۹۰۷۸

## کوہِ نُور ویج انڈسٹریز ایسوسی ایشن

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیا سلائی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارک۔

"No.2 DELUX QUALITY" اور "AMBER"

پتہ:- نمبر ۶۵۷-۸-۱۸ عیدی بازار- حیدرآباد ۲۳

---

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدّ و جہد سے حاصل کرو۔"

## AHMAD & CO.

263, ARCOT ROAD, MADRAS - 24. PHONE No. 420381.

STOCKIST OF :-
- SHALIMAR PAINTS.
- ASIAN PAINTS.
- GARWARE PAINTS. AND
- SUPER SNOWCEM.

DEALERS IN :-
- HARDWARE PIPES FITTING AND
- SANITARY WARES ECT.

---

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001.
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

---

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

## احمل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ- اسلام آباد (کشمیر)

## گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ- اسلام آباد (کشمیر)

ہیپاٹر ریڈیو- ٹی وی- اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

---

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر ۲۹۱۶۲ — ٹیلیگرام سٹاربون

## سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون- بون میل- بون سینیوز- ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن- حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

---

حیدرآباد میں — فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

## لمیٹڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آتما پورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد- حیدرآباد (آندھرا پردیش)

---

# اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

# NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دِہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE No. 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA- 700072.

ھُوَ النَّاصِر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیے!

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(درثمین۔ کلام منظوم تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بٹن مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما۔
حیدرآباد ۵۳ ۰۰۰۰۵

"محبّت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CULCUTTA -39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

ٹیلیفون نمبرز :-
23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرس لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ... بیوپار

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CULCUTTA -700001

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/NO. 2/54 (1)

MAHADEVPET,

MADIKERI- 571201

(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

P.O. BOX: 4583.

BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ بیڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ بیگ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل اور سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

Regd. No. P. GDP-3 Phone No. : 35
THE WEEKLY BADR QADIAN—143516
16th FEB. 1984 PRICE Rs. 1/25

Only Titles Printed By : Babal Printing Press, Qadian.